Sawanih Umari
Hadhrat Ibrahim Alaihissalam
by
Abdul Jalil Qarshi

سوانح عمری

حضرت ابراہیم علیہ السلام

مصنف نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زمانہ ولادت سے
وفات تک کے حالات نہایت خوش اسلوبی سے درج کیے ہین

مصنفہ
مولوی حکیم سید عبدالجلیل صاحب قریشی

جو بعد ہبہ ہونے حق تصنیف مصنف مذکور
ماہ دسمبر ۱۹۰۵ع کو
بخشی پریس کلکتہ مین طبع ہوئی

Syed Abdul Jalil

قیمت فی جلد ۴ر

لطف زندگی یا ڈمیانہ پلز

تازہ شہادتین

[illegible]

یہ ڈمیانہ پلز کوئی دیسی دوا نہیں ہے جسکے منگانے مین آپکو پس و پیش ہو۔ ڈمیانہ پلز مین نہ جواہرات ڈالے جاتے ہین نہ جنگل پہاڑ وغیرہ کی بوٹیون سے کام لیا جاتا ہے مگر ہان جو اجزا اس مین شامل ہین وہ بذات خود جواہرات وغیرہ سے بہت زیادہ مفید اور طاقت دار ہین جنکے سبب سے یہ بات اس ڈمیانہ پلز مین ہے کہ حلق سے اوتری اور ایک گھنٹہ کے اندر آپکو امتیاز ہو گیا کہ ڈمیانہ پلز نے اپنا فائدہ شروع کر دیا مقوی باہ اس سے بہتر دوا آپ کو دُنیا مین میسر نہین آسکتی اور کسی قسم کا نقصان اِس سے نہین پہونچتا پھر حافظ اس سے بڑھتا ہے اور روح تازہ رہتی ہے۔ ضعف دل اور ضعف دماغ کی اصلاح اِس سے بہتر کوئی دوا نہین کر سکتی۔ اِسکو استعمال کیا اور فرحت پیدا ہو گئی کیسا ہی قلب کمزور ہو تسکین ہو جائے گی۔

ڈمیانہ پلز کے استعمال سے حافظ آپکا اسقدر بڑھجائیگا کہ آپکو خود تعجب ہوگا لطف یہ کہ اسمین کوئی دوا خراب نہین ہے اسکو استعمال کرنے سے بڈھا بھی توجوانی کا مزہ دیکھ لیگا۔ اور جوان جوانمرد ہو جائیگا۔ ہر موسم ہر فصل ہر وقت مین آپ اِسکا استعمال کر سکتے ہین۔ ڈمیانہ پلز کوئی دیسی دوا نہین ہے بلکہ ایک بڑے نامی ڈاکٹر نے اپنے جدید تجربہ سے اسکو طیار کیا ہے۔ ڈمیانہ پلز جن قیمتی دواؤن سے تیار کیگئی ہے وہ ذیل مین درج ہین۔ اوّل ڈمیانہ اکسٹراکٹ۔ دوم کوکا۔ سوم وائیکا۔ چہارم فاسفورس۔ اب آپ کسی ڈاکٹر سے اِن چارون اجزا کا حال دریافت کرین اکسیر کو ان کے سامنے ہیچ کہیگا۔ قیمت فی بکس جسمین ۴۰ گولیان ہین دو روپیہ۔ محصولڈاک وغیرہ چار آنہ۔

نوٹ ۔ جبکہ ساری دُنیا کے ذیعلم اور غیر ذیعلم طبقے نے یہ تسلیم کیا ہے کہ ڈمیانہ پلز سے بڑھکر دُنیا مین مقوی باہ کوئی دوا نہین ہے تو مجھے افسوس ہوگا اگر آپ اس نعمت غیر مترقبہ سے محروم رہین گے۔ ڈمیانہ پلز ہمارے یہان سے روزانہ اِسکے خریدارون کے پاس نہ صرف ایک مرتبہ روانہ ہوتی ہے بلکہ مکرر سہ کرر لوگ اِس سے فائدہ اُٹھا کر اسکو منگاتے ہین اور واقعی ہے قابل قدر چیز۔ قیمت دو روپیہ۔ محصولڈاک وغیرہ چار آنہ۔

تازہ شہادتین

[illegible]

جناب کا سچا خادم۔ ایس۔ اے۔ بی۔ بخشی۔ اینڈ کو۔ کوٹھی نمبر ۱۲۷ ہالیڈے اسٹریٹ کلکتہ

سوانحعمری حضرت ابراہیم علیہ السلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت ابراہیم کا مولد اور مسکن اور زمانۂ ولادت

آپکا نام ہی- ابراہیم بن تارح بن ناحور بن ساروغ بن ارغو بن فالغ بن عابر بن شالخ بن قینان بن ارفخشد بن سام بن نوح علیہ السلام اور علماء کا اس باب مین اختلاف ہی کہ وہ کہان رہتے تھے اور کہان پیدا ہوے تھے کوئی تو کہتے ہین کہ وہ سوس علاقۂ اہوازہ مین پیدا ہوئے تھے اور کوئی انکا مولد بابل مین اور کوئی کوثیٰ مین اور کوئی حران مین بتاتے ہین اور کہتے ہین کہ انکے مان باپ انھین یہان سے لے گئے تھے اور تمام اہل علم کہتے ہین کہ انکی ولادت نمرود بن کوشش کے زمانہ مین ہوئی تھی اور تمام مورخ اس بات کے قائل ہین کہ نمرود اژدہاق کا عامل تھا جسکے نسبت بعض کا خیال ہی کہ حضرت نوح بھی اژدہاق کے جانب بھیجے گئے تھے مگر متقدمین مین علماء کی ایک جماعت کہتی ہی کہ وہ خود مختار بادشاہ تھا کسی کا مطیع نہ تھا ابن اسحاق کا قول ہی کہ وہ تمام مشرق مغرب کا بادشاہ تھا اور بابل مین رہتا تھا اور یہ بھی اسنے کہا ہی کہ لوگ کہتے ہین کہ تمام دنیا کے جو بادشاہ ہوے ہین وہ صرف تین ہی شخص ہین نمرود ذوالقرنین سلیمان بن داؤد اور لوگون نے اسمین ایک چوتھا بخت نصر بھی شامل کردیا ہی مگر آگے چلکر ہم دکھائینگے کہ یہ بالکل باطل ہی-

ابراہیم کی ولادت اور سکونت غار مین

پھر اللہ تعالے نے چاہا کہ ابراہیم کو نبی کر کے بھیجے اور انھین اپنی محبت بنائے اور بندون پر اسے رسول کرے اسوقت تک بجز حضرت صالح اور ہود کے حضرت نوح کے زمانہ سے ابتک کوئی نبی مبعوث نہین ہوا تھا پھر جب حضرت ابراہیم کی ولادت کا زمانہ قریب ہوا تو اہل نجوم نمرود کے پاس آئے اور اُس سے بولے کہ ہمکو معلوم ہوا ہی کہ فلان مہینے اور فلان سنہ مین ایک لڑکا ابراہیم نام تیری اِس بستی مین پیدا ہوگا کہ وہ تمھارے اِس دین کو چھوڑ دیگا اور تمھارے بتون کو توڑ ڈالیگا جب وہ سال آیا جسکا انھون نے ذکر کیا تھا تو نمرود نے کل حاملہ عورتون کو حضرت ابراہیم کی مان کے علاوہ کہ قید کر لیا اور حضرت ابراہیم کی مان اِسوجہ سے بچ گئین کہ اُسے اُسکے حاملہ ہونے کی خبر نہوئی اور اُسکے حمل کا اثر بھی نہ معلوم ہوتا تھا اور نمرود نے جو لڑکے اسوقت پیدا ہوئے سب کو ذبح کر ڈالا پھر حضرت ابراہیم کی مان کو دردزہ شروع ہوا تو وہ رات کو ایک غار کی طرف نکل گئین جو اِسکے قریب تھا وہان حضرت ابراہیم پیدا ہوئے اور مان نے وہ تمام امورات پورے کیے جو بچون کے پیدا ہونے کے وقت ہوتے ہین پھر اِنکی مان نے غار کا منھ بند کر دیا اور اپنے گھر کو چلی آئین پھر وہ اُنکے پاس اِنکی نگرانی کرنے کو جاتی تھی تو دیکھتی تھی کہ ایک روز مین اتنا بڑھتے تھے کہ جتنا کوئی ایک مہینے مین بڑھتا ہی اور جب جاتی تو انھین زندہ پاتی اور دیکھتی کہ اپنی انگلی چچوڑتے ہین اور اِسکو اللہ تعالےٰ نے انکا رزق بنا دیا تھا۔

آزر کا غار سے حضرت ابراہیم کو نکالنا

آزر نے حضرت ابراہیم کی مان سے پوچھا کہ تیرا حمل کیا ہوا اُسنے کہا کہ میرے لڑکا پیدا ہوا تھا وہ مرگیا اِسنے اِسے سچ جان لیا اور یہ بھی کہتے ہین کہ آزر کو حضرت ابراہیم کے پیدا ہونے کا حال معلوم ہوگیا تھا مگر اِسنے چھپا لیا یہانتک کہ بادشاہ اِسکے ذکر کو بھول گیا پھر اِسنے لوگون سے کہا کہ میرا ایک بیٹا ہی جسے مین نے چھپا رکھا ہی کیا تم لوگون کو کچھ خوف ہی کہ اگر مین اِسے لاؤن تو بادشاہ کو کچھ نقصان پہونچائے گا لوگون نے کہا نہین اسلیے

وہ گیا۔ اور اسے غار سے نکال لایا حضرت ابراہیم نے اُسوقت بجز اپنے مادر پدر کے اور کسی کو کبھی نہ دیکھا تھا اِسلیے جب انھون نے جانورون کو اور تمام مخلوقات کو دیکھا تو ہر ایک چیز کا حال اپنے باپ سے پوچھنے لگے اور باپ انکو کہنے لگا کہ یہ اونٹ ہی یہ گاے ہی یہ فلان چیز ہی یہ فلان چیز ہی۔

حضرت ابراہیم کا خدا کو پہچاننا

پھر حضرت ابراہیم نے کہا کہ اِن سب مخلوقات کے لیے ضرور ہی کہ کوئی پروردگار ہو حضرت ابراہیم غروب آفتاب کے بعد غار سے نکلے تھے تو انھون نے جب آسمان کیطرف سر اُٹھایا تو دیکھا کہ ایک چمکتا ہوا تارا ہی یہ تارہ مشتری تھا کہا یہ میرا رب ہی مگر ایک تھوڑے ہی عرصے کے بعد وہ غائب ہو گیا لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ م مین غروب ہو جانیوالی چیزون کو تو پسند نہین کرتا کہ انھین خدا مان لون اور یہ چاند کا مہینہ ختم ہونے کے قریب تھا اسلیے تارے کو انھون نے طلوع قمر سے پہلے دیکھا تھا اور بعض کہتے ہین کہ یہ باتین انھون نے سوچین تھین اِنکی اِسوقت ۱۵ سال کی عمر تھی اور اپنی مان سے کہا تھا کہ مجھے باہر نکال تاکہ مین کو دیکھون اِسلیے اُسنے اُنھین عشا کے وقت باہر نکالا تو انھون نے چارون طرف نظر کی اور ایک تارہ کو دیکھا اور آسمان کی پیدایش کے نسبت فکر کی۔ اور تارے کے نسبت وہ بات کہی جو ہمنے اوپر بیان کی فلما رأ القمر بازغا قال هذا ربی پھر جب انھون نے چاند کو دیکھا کہ وہ خوب روشن ہی تو کہا کہ یہی میرا رب ہی لیکن جب وہ بھی چھپ گیا تو بولے لئن لم یهدنی ربی لاکونن من القوم الضالین کہ اگر مجکو میرا پروردگار راہ راست نہین دکھائیگا تو بیشک مین بھی گمراہ لوگون مین ہو جاؤنگا پھر جب دن ہوا اور آفتاب نکلا تو دیکھا کہ وہ سب سے ہی زیادہ منور ہی قال هذا ربی هذا اکبر تو کہا یہی میرا رب ہی یہ سب سے بڑا ہی فلما افلت قال یاقوم انی بریٔ مما تشرکون پھر جب وہ بھی غروب ہو گیا تو تو اپنی قوم سے مخاطب ہو کر بولے بھائیون جن چیزون کو تم شریک خدا مانتے ہو مین تو اُنسے

بے تعلق ہون پھر حضرت ابراہیم اپنے باپ کے پاس آئے اور اپنے رب کو پہچان گئے اور اپنے قوم کے دین کو چھوڑ دیا مگر ابھی تک انھون نے اس بات کی اور لوگون کو منا دی نہین کی۔

حضرت ابراہیم کے نسبت مشہور ہونا کہ وہ بتون کو نہین مانتے

پھر انکی مان نے حضرت ابراہیم سے وہ سب حالات کہے کہ جنکی وجہ سے انکو ابتک چھپا کر رکھا تھا یہ سنکر وہ خوش ہوے آزر بت بنا یا کرتا تھا اور لوگ انکی پرستش کیا کرتے تھے اور وہ حضرت ابراہیم کو دیا کرتا تھا کہ جا کر بیچ آیا کرین حضرت ابراہیم انھین لیجاتے اور کہتے کہ کوئی شخص ایسی چیز کو خریدتا ہی کہ جو اُسے نہ تو کچھ ضرر پہونچا سکتی ہی نہ نفع دی سکتی ہی یہ سنکر اُنسے کوئی بھی انکو نہ لیتا تھا اور حضرت ابراہیم ان بتون کو لیتے اور کسی ندی کیطرف لیجاتے اور اُس جگہ اوندھا کرکے استہزاءً کہتے تھے کہ پانی پی پانی پی چنانچہ یہ بات انکی سب لوگون مین مشہور ہوگئی مگر ابھی تک نمرود کو یہ بات نہین معلوم ہوئی پھر جب حضرت ابراہیم کے دل مین یہ بات آگئی انکی قوم جو کام کرتی تھی اس سے انھین منع کرین اور اللہ تعالےٰ کی عبادت کی ہدایت کرین تو اپنے باپ کو توحید الٰہی کی ہدایت کی مگر اسنے انکی بات نہ مانی اور اُنسے دریافت کیا کہ تو کس کی عبادت کرتا ہے کہا عالم کے پروردگار کی لاکیا نمرود کی کہا نہین بلکہ اسکی جسنے مجھے پیدا کیا ہی اس گفتگو کے پیش ہونے سے انکی باتین اور زیادہ مشہور ہوگئین۔

حضرت ابراہیم کا بتون کو توڑنا

نمرود کو بھی خبر پہونچی کہ حضرت ابراہیم کا ارادہ ہی اپنے لوگون کو اصنام کا جنھین وہ پوجا کرتے ہین ضعف دکھا دین تاکہ اُنپر حجت قائم ہو جائے پھر حضرت ابراہیم فرصت کا انتظار کرنے لگے کہ انکے اصنام سے کوئی ایسا کام کرین پھر انھون نے ایک نظر نجوم پر ڈالی اور بولے کہ مین بیمار ہون یعنے مجھے وبا کا اثر ہو گیا ہی تاکہ یہ بات سُنکر وہ لوگ حضرت

ابراہیم کے پاس سے بھاگ جاوین اِس سے حضرت ابراہیم کو یہ منظور تھا کہ اگر وہ اُنکے
پاس سے چلے جائین تو حضرت ابراہیم کو بتون کے پاس جانے کا موقع ملجائے اِنکی
ایک عید ہوا کرتی تھی جس مین وہ سب بستی سے باہر جایا کرتے تھے جس حالت مین کہ وہ سب
باہر جانیکو تھے اُسیوقت حضرت ابراہیم نے یہ بات کہی تھی کہ مین بیمار ہون اِسلیے وہ اُنکے
ساتھ عید مین نہین گئے بلکہ اِنکے پیچھے اِنکے بتون کے پاس گئے اور یہ کہتے تھے
تاللہ لاکیدن اصنامکم یعنی قسم خدا کی مین تمھارے اصنام کے ساتھ ایک چال کرونگا اُنکی
اِس بات کو ضعیف لوگون نے اور اُنھون نے سُنا جو باہر جانے مین پیچھے رہگئے تھے
اور وہ بتون کی طرف لوٹے جو ایک بڑے بتخانہ مین رکھے ہوے تھے اور ایک دوسرے
کے برابر ترتیب سے جمائے گئے تھے ہر ایک کے قریب اِس سے چھوٹا بت رکھا گیا تھا
اور ایسے ہی لگاتار دروازے تک چُنے ہوے تھے اور اِسوقت انھون نے اِن معبودون
کے روبرو کھانا بھی رکھدیا تھا اور کہا تھا کہ ہم اپنے لوٹنے تک انھین ایسا ہی چھوڑے جاتے
ہین یہ کھانا کھاتے رہین گے جب حضرت ابراہیم نے وہ کھانا دیکھا جو انکے روبرو رکھا ہوا تھا
پوچھا یہ کھانا تم نہین کھاتے لیکن جب انھون نے کچھ جواب نہ دیا تو کہا کہ تم بولتے کیون نہین
اور سیدھے ہاتھ سے انھین مارنا شروع کیا اور ایک کلھاڑی سے انھین سب کو توڑ
ڈالا صرف ایک بڑا بت رہگیا تھا اِس کے اپنی کلھاڑی انھون نے باندھ دی پھر انھین
چھوڑ دیا۔

بتون کے توڑنے پر حضرت ابراہیم کی نمرود سے اور بت پرستونسے بحث

جب وہ لوٹکر آئے اور دیکھا کہ اِنکے بتون کے ساتھ کسی نے ایسی حرکت کی ہے تو
وہ بڑے غصہ ہوئے اور بہت ہی درہم برہم ہوگئے اور پوچھا من فعل ھذا بالٰہتنا
انہ لمن الظالمین قالوا سمعنا فتی یذکرھم یقال لہ ابراہیم یہ ہمارے معبودون سے ایسا کسنے کیا ہے
وہ بڑا ہی ظالم ہے بولے کہ ہمنے ایک جوان کو جسکا نام ابراہیم ہے اِنکا ذکر کرتے سُنا تھا

ذکر کرنے سے انکا یہ مطلب تھا کہ وہ انھین گالیان دیتا اور برا بھلا کہتا تھا اور سوا ے
اِسکے اور کسی سے ہمنے ایسی بات نہین سنی ہمارے گمان مین وہ ہی ہی جسنے ایسا کیا ہو
پھر یہ بات نمرود کو اور تمام شرفا قوم کو معلوم ہو گئی وہ بولے فاتوا بہ علی اعین الناس لعلھم
یشہدون تو اوسے لوگون کے سامنے لاؤ تاکہ لوگ دیکھ لین کہ ہم اُسکے ساتھ کیا
کرتے ہین اور بعض کہتے ہین اِسکے معنے یہ ہین کہ جو کچھ وہ جواب دین وہ لوگ اِسکے
گواہ رہین کیونکہ حضرت ابراہیم کا ماخوذ کرنا انھین پسند نہوا پھر جب وہ آئے اور سب لوگ
نمرود بادشاہ کے پاس جمع ہوئے اور پوچھا کہ ابراہیم کیا تونے ہمارے معبودون کو
توڑا ہی انھون نے جواب دیا کہ نہین بلکہ اِس بڑے بت نے انھین توڑا ہی اگر وہ بول
سکتے ہین تو اِس سے ہی اِسکا حال پوچھو اِسنے اُنھین اِسلیے توڑا ہی کہ وہ تو بڑا ہی اور
تم اِسکے ہوتے ہوئے اِن چھوٹون کی عبادت کرتے ہو اسلیے اِسکو غصہ آگیا تھا مجبوراً
وہ لوگ اِنکے پاس سے ہٹ گئے اور جو انھون نے بتون کے توڑنے کا اِنپر دعوی
کیا ہو اُوس سے انھون نے رجوع کیا اور اپنے آپسمین بات چیت کرنے لگے اور
بولے کہ ہمنے اسپر بڑا ظلم کیا وہ جو بات کہتا ہی وہ بھی صحیح ہی پھر جب وہ جانین گے
کہ وہ بت کچھ نفع نقصان نہین پہونچا سکتے اور نہ ہاتھ سے پکڑ سکتے ہین تو انھون نے
کہا لقد علمت ما ھولاء ینطقون تو جانتا ہی کہ انھین نطق حاصل نہین ہی یعنے وہ بولتے
نہین ہین کہ تجھے خبر دین کہ کسنے اِنکے ساتھ ایسا کیا ہی اور نہ وہ ہاتھ سے پکڑ سکتے ہین
جس سے ہم تیری تصدیق کرین اور تجھے سچا سمجھین چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی ثم نکسوا
علی رؤسھم پھر حضرت ابراہیم کی معقول بات کو دیکھکر اِنکے سر اوندھے ہو گئے پھر جب
حضرت ابراہیم نے انھین یہ کہتے ہوئے سنا کہ وہ کلام نہین کر سکتے تو فرمایا افتعبدون من
دون اللہ مالا ینفعکم شیئا ولا یضرکم اف لکم ولما تعبدون من دون اللہ افلا تعقلون کیا تم خدا کے
سوا ایسی چیزون کو پوجتے ہو جو نہ تو تمکو کچھ فائدہ ہی پہونچا ئین اور نہ تمکو کسی طرح کا نقصان

ہی پہونچا ئین تف ہی تمپر اور ان چیزون پر جنکو تم خدا کے سوا پوجتے ہو کیا تم اتنی بات بھی نہین سمجھتے) پر نمرود نے حضرت ابراہیم سے کہا کہ کیا تو نے اوس معبود کو دیکھا ہی جسکی تو عبادت کرتا ہی وہ کیا ہی کیسا ہی کہا میرا رب وہ ہی جو زندہ کرتا ہی اور مارتا ہی نمرود نے کہا مین ہی جلاتا اور مارتا ہون حضرت ابراہیم نے کہا یہ کیسے ہی مین نہین سمجھتا کہ تو کیسے مارتا ہی اور جلاتا ہی کہا مین دو آدمیون کو لیتا ہون جو قتل کے مستوجب ہین اگر اُنمین سے مین ایک کو قتل کردون تو مین ہی اِسکا مار ڈالنے والا ہونگا اگر دوسرے کو معاف کردون تو مین ہی اِسکو جلانے والا ہونگا اِسپر حضرت ابراہیم نے کہا اللہ تعالیٰ آفتاب کو مشرق سے نکالتا ہی بھلا تو اِسے مغرب سے تو نکال دے اسپر نمرود بالکل بہوت اور حیران ہو گیا اور کچھ بھی اِسکا جواب نہ دے سکا۔

نمرود کا حضرت ابراہیم کو آگ مین ڈالنا اور آگ کا انھین کچھ نقصان نہ پہونچانا

پھر اُسنے اور اُسکے لوگون سنے اِس بات پر اتفاق کیا کہ حضرت ابراہیم کو قتل کردین اور حضرت ابراہیم کو اپنے معبودون کی تائید مین جلا دیوین حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہین کہ جلانے کی راے فارس کے ایک اعرابی نے دی تھی اِسپر کسی نے اِنسے پوچھا کہ فارس مین بھی کیا اعرابی ہوا کرتے ہین فرمایا کہ گرد اُنکے اعرابی ہین کہتے ہین کہ اِس شخص کا نام ہیزم تھا اِس کہنے کے بعد زمین مین دھنس گیا اور برابر قیامت تک دھنستا چلا جائیگا نمرود کے یہان ایک تنور آہنی تھا۔ کہ جب وہ کسی پر خفا ہوتا۔ اُسکو اُسی تنور شعلہ افشان مین ڈلوا دیتا۔ اور وہ مظلوم اُسمین جلکر خاکستر ہو جاتا۔ جب یہ مردود حضرت ابراہیم پر برانگیختہ ہوا۔ تو بعادت قدیم اُسی تنور کو گرم کرا کے خلیل رب جلیل کو اُسمین ڈلوا دیا۔ لیکن بحکم خداوندی آگ نے اُنکو کچھ ضرر نہ پہونچایا اور وہ صحیح و سالم اُسمین سے نکل آئے۔ جب تو نمرود نے اہل مملکت کو جمع کر کے شورہ لیا۔ بات یہ قرار پائی کہ فی الحال وہ قید مین رکھے جاوین۔ اور ایک صحراے وسیع مین بے تعداد انبار ہر قسم کے

لکڑیون کا جمع کیا جاوے اور اُسمین آگ دیجاوے - جبکہ وہ خوب روشن ہوجائے اُسوقت ابراہیمؑ کو اُسمین ڈالدینا چاہیے کہ اُس آتش عظیم پر اُسکا جادو کچھ تاثیر نہ کرسکے گا - جسکی وجہ سے وہ اول مرتبہ سلامت بچ نکلا - صاحب معارج النبوۃ کے نزدیک چالیس دن تک اور بعض کے نزدیک سات برس تک وہ قیدمین نمرود مردود کے رہے - یہ آتش جس مقام پر روشن کی گئی تھی وہ کوفہ کے قریب کوثی نامے ایک قریہ تھا - جسمین ایک چاردیواری چار کوس کے مربع مین بنائی گئی تھی - اور بلندی دیوارون کی سو گز کی تھی - مواہب علیہ مین ساٹھ گز کا ارتفاع اور مدارک مین طول اسّی گز اور عرض بیس گز اُن دیوارون کا لکھا ہی - اور اِس معاملہ کے نسبت ملک مین ایسا شوق اور دلبستگی تھی - کہ جو لوگ بیمار رہتے تھے - اُنھون نے نذرین مانین تھین کہ اگر ہم اچھے ہوجاوینگے - تو ابراہیم کے جلانے کے لیے اتنی اتنی لکڑیان لاوینگے - اور اکثرون نے وصیت کی تھی - کہ اگر ہم مر بھی جاوین - تو لکڑیان خرید کر اُس آتشکدہ مین ڈالنا - اور مخلوق بطور ثواب کے اِس کام کو کرتی تھی - غرضکہ مہینہ بھر مین لکڑیان جمع کی گئین - یہانتک کہ اُن دیوارون کے اوپر تک آگئین - تو پھر بہت سا تیل اُنپر ڈالا گیا - اور اُسمین آگ دیدی گئی - جب وہ خوب افروختہ ہوگئی - اور شعلے اِسقدر نکلنے لگے کہ کوئی اُسکے قریب نہ جاسکتا تھا - تو حیران ہوے کہ ابراہیم کو اُسمین کیونکر ڈالین ابلیس پر تلبیس نے تعلیم کیا کہ ایک منجنیق یعنے ڈھیکلی بناکر ابراہیم کو اُسمین بٹھایا جاوے - اور اُسکے ذریعہ سے دور سے وہ آگ مین پھینک دیے جاوین - نمرود کے وزیر نے صلاح دی - کہ اے نمرود اِسکو اپنا پیراہن پہنادے - اگر یہ جلے گا - تو ہوالمراد - ورنہ یہ حیلہ باقی رہیگا - کہ اِس پیراہن کی برکت سے محفوظ رہگیا - پس نمرود نے اپنا پیراہن بھی اُنکو پہنایا - اور

گردن مین طوق ہاتھون مین ہتھکڑیان اور پانؤن مین بیڑیان ڈالکر منجنیق پر بٹھاکر دور سے آگ مین ڈال دیا فی الحال جبرئیل امین بحکم رب العالمین مع ستر ہزار فرشتون کے روے ہوا مین آئے۔ اور ابراہیم سے کہا۔ کہ اگر تو کہے تو مین اپنا پر اس آگ پر مارون۔ اور اسکو دریاے سمیط مین ڈالدون جواب دیا۔ تجکو خدا تعالی نے اس طرح سے حکم دیا ہی یا نہین۔ کہا نہین۔ بولے مرضی خدا پر چھوڑ اور اُسکے حکم پر قائم رہ۔ پوچھا تجھے کچھ حاجت ہی جواب دیا ہی لیکن تجھ سے نہین۔ کہا جس سے ہی۔ اُس سے کہو۔ جواب دیا۔ وہ خود جانتا ہی کہنے کی ضرورت ہی نہین۔ فوراً بارگاہ صمدیت سے ارشاد ہوا

ای آگ تو ابراہیم پر برودت والی اور سلامتی والی ہوجا

حضرت ابن عباس فرماتے ہین۔ کہ اگر برد کے ساتھ لفظ سلام کا ارشاد نہوتا۔ تو آگ بالکل برف ہوجاتی۔ اور ابراہیم اُس برف مین بالکل گل جاتے۔

غرضکہ ابراہیم آگ مین پہونچے۔ طوق اور ہتھکڑیان اور بیڑیان اور جامۂ نمرود سب جل گئے۔ اور حضرت ابراہیم کو کچھ آسیب نہ پہونچا۔ آگ مین چشمۂ شیرین جاری ہوگئے۔ اور وہ ایک گلزار پربہار ہوگئی۔ جبرئیل امین فی الفور ایک تخت بلور کا مع حلۂ بہشتی کے لائے اور حلہ زیب جسم کراکے ابراہیم کو تخت پر بٹھایا۔ جب آگ بالکل سرد ہوگئی۔ اور جو لکڑیان کہ کچھ جل گئی تھین۔ وہ سرسبز ہوگئین۔ اور شاخین اُنمین پھوٹ نکلین۔ اور پھل پھول ظاہر ہوگئے۔

حضرت ابراہیم کا آگ سے باہر نکلنا

اور اللہ تعالی نے ملک الظل یعنی ہمزاد فرشتے کو حضرت ابراہیم کی صورت مین بناکر انکے پاس بھیجا جو انکے پاس جاکر پہلو کے برابر اسلیے بیٹھ گیا کہ اس سے انکی تسلی ہو پھر نمرود کو کتنے ہی لوگون تک اس بات کا یقین کامل ہا۔ کہ آگ نے حضرت ابراہیم کو کھا پیکے برابر کیا ہوگا پھر اسنے خواب مین دیکھا کہ گویا وہ ابراہیم کو آگ مین زندہ دیکھتا ہی

اور آگ لکڑیون کو جلا رہی ہی اور حضرت ابراہیم بیٹھے ہوے ہین اور انھین کی طرح کوئی شخص انکے پاس ایک اور موجود ہی اسلیے اسنے اپنے لوگون سے کہا کہ مین نے خواب مین دیکھا ہی کہ گویا ابراہیم زندہ ہی اور مجکو اس سے شبہہ پیدا ہو گیا ہی ایک محل بناؤ کہ جس سے مین خود اسکو آگ مین دیکھ لون اسواسطے انھون نے ایک مکان بہت بلند بنایا اور خود اسپر چڑھا اور وہان سے حضرت ابراہیم کو بیٹھا ہوا دیکھا اور دیکھا کہ انکے پاس انھین کی صورت کا ایک اور آدمی ہی یہ دیکھکر نمرود نے حضرت ابراہیم کو پکارا اور کہا کہ تیرا خدا بہت بڑا ہی کہ اسکی قدرت آگ کے اور تیرے درمیان ہو گئی اور تجھے بچا لیا کیا تو آگ مین سے نکل سکتا ہی کہا ہان کہا کہ تجھے کیا آگ مین کھڑے ہونے سے ڈر لگتا ہی کہا نہین پھر حضرت ابراہیم اٹھ کھڑے ہوگئے اور اس سے نکل آئے جب وہ نکل آئے تو ان سے پوچھا کہ ابراہیم وہ کون شخص ہی کہ جسے مین نے تیری صورت کا تیرے پاس دیکھا تھا کہا یہ ہمزاد فرشتہ ہی کہ جسے اللہ تعالے نے اسلیے میرے پاس بھیجا تھا کہ میرا دل نہ گھبراوے۔

حضرت ابراہیم پر بعض لوگون کا ایمان لانا اور حضرت لوط اور حضرت اسحاق و یعقوب کی بیبیان و بی بی سارہ

پھر نمرود نے اسنے کہا کہ چونکہ مین تیرے خدا کی عزت و قدرت دیکھ چکا ہون اور یہ مجھے معلوم ہو گیا ہی کہ جب تو نے اسکے سوا اورون کی عبادت سے انکار کیا تو اسنے تیری کیسی بڑی مدد کی اسلیے مین تیرے خدا کو قربانی چڑھاؤنگا حضرت ابراہیم نے کہا کہ جبتک اپنے دین کو نہین چھوڑیگا تیری قربانی اللہ کے یہان مقبول نہین ہو سکتی کہا ابراہیم مین اپنے ملک کو تو نہین چھوڑ سکتا اور چار ہزار گاے بیل قربان کیے اور حضرت ابراہیم کی ایذا سے باز آیا اور انکے امورات مین دست اندازی ترک کر دی۔ پھر یہ دیکھکر لوگ حضرت ابراہیم پر ایمان لائے اور انکی قوم کے کچھ لوگ مسلمان ہو گئے کیونکہ اللہ تعالے نے انھین نمرود کے اور اسکے ساتھیون کے شر سے بچا لیا تھا اور منجملہ ان مسلمین کے حضرت لوط

بن ہاران بھی اُنپر ایمان لائے یہ حضرت ابراہیم کے بھائی کے بیٹے تھے اور انکا ایک اور تیسرا بھائی تھا جسکا نام ناحور بن تارح تھا یہ تبویل کا باپ تھا اور تبویل لایان کا باپ تھا اور الیقا کا بھی باپ تھا جو حضرت اسحق بن ابراہیم کی بی بی اور حضرت یعقوب کی مان تھین اور لایان لیا کا اور راحیل کا باپ تھا جو دونون حضرت یعقوب کی بیبیان تھین اور بی بی سارہ بھی اُنپر ایمان لے آئین جو حضرت ابراہیم کے چچا یعنے ہاران اکبر کی بیٹی تھین جو حضرت ابراہیم کا چچا تھا اور بعض کہتے ہین کہ وہ ہاران کے بادشاہ کی بیٹی تھی غرض وہ حضرت ابراہیم کے ساتھ اللہ پر ایمان لے آئین۔

حضرت ابراہیم کا مع بی بی سارہ اور حضرت لوط کے مصر کو جانا۔ شاہ مصر کا جبر۔ اور بی بی سارہ کو بجبر و تعدی طلب کرنا۔ اور اُسکی سزا۔

جب حضرت خلیل نے ہجرت مصر کا قصد کر لیا۔ خداوند ذوالجلال نے دوسری آزمایش مین اُنکو ڈالا۔ اُن ایام مین بادشاہ مصر نہایت ظالم اور زانی اور کمال خونخوار تھا۔ اُسکی عادت تھی کہ جس زن حسینہ و جمیلہ کی اُسکو خبر معلوم ہوتی اُسکے وارث سے بجبر چھین کر اپنی صحبت مین رکھتا۔ اگر وارث اُسکا خاوند ہوتا۔ تو شوہر کو قتل کرا دیتا اور اگر بھائی یا اور کوئی دوسرا وارث ہمراہ ہوتا۔ تو عورت کو چھین کر وارث کو چھوڑ دیتا۔ جب خلیل اللہ قریب مصر کے پہونچ چکے۔ تو اُنکو یہ ماجرا سنکر تمام تردد لاحق حال ہوا کیونکہ سارہ خاتون عدیم الجمال تھین۔ اور خلیل اللہ کے نکاح مین آچکی تھین۔ حضرت ابراہیم نے سارہ خاتون کو واقعہ حال پر مطلع کیا اور سکھا دیا۔ کہ جب اُس ظالم کے پیادے تمھارے پاس لینے کو آوین۔ تو تم میری نسبت یہ ظاہر کرنا۔ کہ میرا دینی بھائی ہے۔ اور مین بھی تجھے اپنی دینی بہن بتاؤنگا اِس حیلہ سے حق تعالیٰ اُسکے ظلم سے ہمکو باز رکھے گا۔ وہان جاسوسون نے جو خاص

اسی کام کے لیے رہتے تھے ۔ بادشاہ کو اطلاع دی۔ کہ ایک عورت ایسی ایسی صاحب جمال وارد ہوئی ہی۔ پیادون کو فوراً حاضری کا حکم اُس مردودنے دیدیا۔ پیادون نے حضرت ابراہیم کے پاس پہونچکر دریافت کیا۔ کہ یہ عورت تمسے کیا علاقہ رکھتی ہی جواب دیا۔ کہ میری دینی بہن ہی۔ اُنھون نے ابراہیم کو وہین چھوڑا۔ اور سارہ خاتون کو بادشاہ کے پاس لیگئے۔ اِدھر ابراہیم نماز کے لیے کھڑے ہوے۔ اور بارگاہ الٰہی مین مناجات شروع کی۔ اُدھر سارہ خاتون نے نکلان راہ کا حیلہ کرکے وضو کیا اور نماز کے لیے وہ بھی کھڑی ہوئین۔ اُس سفاک کے سر پر شیطان ایسا سوار ہورہا تھا۔ کہ بیقرار تھا۔ اور اثنائے نماز ہی مین ارادہ بے ادبی کا کیا۔ فوراً دونون ہاتھ خشک ہوگئے۔ اور مرگی آئی۔ بیہوش ہوکر گر پڑا۔ اور گلے سے ایسی خراہٹ نکلنے لگی جو نزع کے وقت ہوا کرتی ہی۔ سارہ خاتون کو اور گھبراہٹ پیدا ہوئی۔ کہ کوئی اِسکے گلے کی آواز سُنکر نہ آجاوے۔ اور مجکو اِسکے قتل کے ساتھ متہم کرے۔ دعا کی کہ الٰہی یہ ہوش مین ہو جاوے۔ شاید کہ متنبہ ہوکر مجھے چھوڑ دیوے۔ وہ کھڑا ہوگیا لیکن پھر گستاخی کا ارادہ کیا۔ پھر وہی سانحہ ہوا۔ غرضکہ تین مرتبہ یہی حالت گذری اور وہ مردود اپنے ارادہ سے باز نہ آیا بالآخر تیسری مرتبہ جب وہ ہوش مین آیا۔ تو اپنے آدمیون کو آواز دی اور کہا کہ اِس عورت کو لیجاؤ۔ یہ انسان نہین ہی۔ بلکہ کوئی ساحرہ یا حسینہ ہی اور اِس قسم کی میرے پاس ایک عورت اور ہی۔ ہاجرہ نام جسکو قبطیون سے مین نے لیا تھا۔ آجتک اُسپر بھی مین قادر نہین ہوا۔ اُس عورت کو بھی اِسکے حوالے کردو۔

غرضکہ سارہ خاتون مع ہاجرہ کے صحیح وسلامت اپنے مقام پر واپس آئین۔ اُس وقت تک حضرت ابراہیم نماز مین مشغول تھے۔ جب اُنکو موجود دیکھا سلام پھیرکر دریافت کیا۔ کیا حالت گذری۔ جواب دیا خیریت ہی۔ اُس ظالم کے ہاتھ کو خدا نے کوتاہ کیا

اور ہلوکیہ لونڈی عنایت کی جسکا نام ہاجرہ ہی۔ اور سارا قصہ تفصیل کے ساتھ بیان کیا۔ اور سارہ خاتون نے برضا و رغبت ہاجرہ کو حضرت ابراہیم کی خدمت محرمیت مین دیا۔

اسیواسطے نبی صلعم نے فرمایا تھا کہ جب تم مصر کو فتح کرو تو اُسکے باشندون کے ساتھ رعایت اور بھلائی سے پیش آنا۔ کیونکہ اول تو وہ تھارے ذمی ہونگے۔ دوسرے یہ کہ وہ تمھارے رشتہ دار بھی ہونگے اِس ارشاد سے آپکا یہی مطلب تھا۔ کہ بی بی ہاجرہ مصر کی بیٹی تھین۔ پھر حضرت ابراہیم فرعون کے خوف سے باتفاق یکدیگر وہان سے شام کیطرف چلے آے۔ اور سرزمین فلسطین کے مقام سبع مین فروکش ہوے اور حضرت لوط موتفکہ مین قیام پذیر ہوے۔ جو سبع سے ایک دن کے فاصلے پر تھا۔ انھین بھی اللہ تعالے نے نبی کیا تھا۔ حضرت ابراہیم نے سبع مین ایک کنوان اور ایک مسجد بھی بنوائی تھی اور کنوئین کا پانی پاک صاف چشمہ کا سا تھا۔ یہان بھی جب سبع کے باشندون نے حضرت ابراہیم کو ستانا شروع کیا۔ تو اسے چھوڑ کر یہان سے بھی چلدیے اِنکے جاتے ہی کنوئین کا پانی خشک ہو گیا۔ وہان کے باشندے حضرت ابراہیم کے پیچھے دوڑتے ہوئے آئے۔ اور کہا کہ آپ لوٹ چلین۔ مگر وہ نہ گئے اور اُنکی خوشامد پر سات بکریان حضرت ابراہیم نے اُنکے حوالے کین۔ اور کہا کہ جب تم انھین پانی پر لیجاؤگے۔ کنوئین مین فوراً پانی نکل آویگا۔ اور پھر ویسا ہی پاک صاف چشمہ ہو جائیگا۔ تم اُس سے پانی پیتے رہنا۔ مگر شرط یہ ہی۔ کہ کوئی حائضہ عورت اس سے پانی نہ بھرے وہ بکریان لیکر چلے گئے۔ اور جب پانی پر پہنچے تو پانی نکل آیا اور وہ لوگ مدت تک اُس سے سیراب ہوتے رہے۔ بالآخر ایک حائضہ عورت کے پانی بھرنے سے وہ خشک ہو گیا۔ اور اُسوقت سے ابتک ایسا ہی پڑا ہی حضرت ابراہیم ایک شہر مین جاکر قیام پذیر ہوے۔ جو املا اور ایلیا کے درمیان تھا۔

قطا و قط کہتے ہین۔

وہ مقام بیت المقدس سے تیرہ میل اور بعضون کے نزدیک دو فرسخ ہی جہان حضرت ابراہیم نے سکونت اختیار کی تھی۔ اور بسبب توطن حضرت ابراہیم کے مشہور بمقام خلیل و ناصرة الخلیل ہی۔ وہان کے آدمیون نے انکے قدوم میمنت لزوم کو غنیمت جان کر زمین دافران کی نذر کی۔ کہ اُسکا محصول انکو پہونچتا رہتا تھا۔ حضرت ابراہیم کو اُس زمین کے زراعت سے وسعت بیشمار حاصل ہوئی۔ اور اُنھون نے بہت غلام خرید کیے۔ اور بہت مویشی بہم پہونچائے۔ اور رسوم ضیافت اور لنگر خانے جاری کردیے۔ اور حضرت لوط کو برسم رسالت سدوم دوسرے شہرون کیطرف روانہ کیا حضرت خلیل بحکم رب جلیل جانب بیت المقدس پہونچے۔ حضرت جبرئیل آئے۔ اور کہا۔ ای ابراہیم زمین پر نظر کر۔ کہ جہانتک تیری نظر نجسہ اُتر جائیگی۔ بڑی بڑی نعمتین ظاہر ہونگی۔ چنانچہ حضرت ابراہیم نے نظر کی۔ جہانتک نظر پہونچی آبہاے روان اور درخت میوہ دار پیدا ہو گئے۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے وہان کے آدمیون کو شریعت سکھلائی۔ اور جبرئیل امین ایک پتھر لائے۔ اور جہان کہ بیت المقدس ہی۔ وہان رکھدیا۔ اور کہا۔ کہ یہی تیرا اور بعض دیگر انبیا کا قبلہ ہوگا۔

حضرت ابراہیم کا تین مرتبہ جھونٹ بولنا

حضرت ابوہریرہ عربون سے کہا کرتے تھے۔ کہ یا بنی السما یہی بی بی ہاجرہ تمھاری مان ہین۔ اور حضرت ابوہریرہ نے نبی سلام سے روایت کی ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے حضرت ابراہیم نے تین مرتبہ جھونٹھ بولا ہی دو مرتبہ تو اللہ کیواسطے اور ایک مرتبہ اپنے نفس کیواسطے۔ چنانچہ ایک مرتبہ تو کہا تھا انی سقیم مین بیمار ہون حالانکہ تندرست تھے اور دوسری مرتبہ کہا تھا بل فعلہ کبیرھم ھذا نہین بلکہ یہ بت جو سب مین بڑا ہی۔ اسنے یہ حرکت کی ہی حالانکہ خود بتون کو توڑا تھا۔ اور تیسری بار

اپنی حفظ جان کے لیے جھوٹ بولا تھا۔ جبکہ بی بی سارہ کو اپنی بہن بنایا تھا۔ حالانکہ وہ اُنکی بیوی تھین۔ لیکن اِس روایت مین بہت بڑا کلام ہی۔ ماہرین فن حدیث نے اِس روایت مین بڑی تنقیحین کی ہین۔ اوران تینون اعتراضات کے جوابات دیکھنے کے لیے تفاسیر کیطرف رجوع کرنا چاہیے۔

حضرت اسمعیل کی ولادت بطن ہاجرہ سے اور ابراہیم کا اُنکو وادی مکہ مین بہ تقاضاے سارہ چھوڑدینا

جب ابراہیم کو خداوند کریم نے دنیا کی نعمتون سے فارغ البالی عطا فرمائی۔ لیکن اولاد کی طرف سے ہمیشہ اُنکے دل مین خار کھٹکتا رہا۔ سارہ کو بوجہ ضعیفی اور آئسہ ہونے کے اولاد کے امید منقطع ہوگئی۔ تو ہاجرہ کو ابراہیم کی خدمت محرمیت مین دیا۔ اِس خیال سے کہ شاید اسی سے کوئی فرزند حاصل ہو۔ چونکہ ہاجرہ نہایت صاحب جمال اور خردسال تھین۔ بحکم الٰہی حاملہ ہوئین۔ اور اُنسے اشموئیل پیدا ہوئے۔ اور بسبب کثرت استعمال اسماعیل مشہور ہوے۔ حضرت ابراہیم کو اِنکے ساتھ محبت عظیم پیدا ہوئی۔ اور اکثر اوقات انکو گود مین لیتے۔ سارہ خاتون کو بوجہ اپنی لاولدی کے اِس حالت پر رشک آیا۔ یہانتک کہ اُنھون نے قسم کھائی۔ کہ ہاجرہ کے تین عضو قطع کرینگے حضرت ابراہیم نے اِنکی سفارش کی اور کہا۔ کہ اِسکے اعضاء ظاہری مین نقصان مت پہونچا دونون کان چھد وادے اور اندام نہانی مین سے کچھ قطع کردے۔ تاکہ تیری قسم راست ہوجاوے۔ سارہ نے اِس امر کو قبول کرلیا۔ اور دونون چھدوادیے۔ اور اندام نہانی کا ختنہ کرادیا۔ اسیوجہ سے کانون کے سوراخ اور اندام نہانی کا ختنہ مسنون ہوگئے۔ مگر باوجود اِس گوشمالی کے بھی سارا کے عرق حمیت کو تسکین ہوئی اور ہمیشہ رشک اسماعیل اور ہاجرہ سے غمگین رہتی تھین۔ ابراہیم بخوف ملول ہونے سارہ کے اسماعیل کو نظام

نظر محبت سے نہ دیکھتے تھے۔ ایکدن بحکم جبلت بشری ایک مکان مین تنہا اسمعیل کو ہاجرہ کی گود مین دیکھکر محبت پدری نے جوش مارا۔ اور بے اختیار اسماعیل کو گود مین لیلیا۔ اور رخسارون پر چند بوسے دیے۔ ناگاہ سارا خاتون نے دیکھ لیا۔ اور انکو نہایت رشک معلوم ہوا۔ کہا کہ اسماعیل اور اسکی مان کو ایسی جگہ لیجاکر چھوڑآ۔ کہ جہان عمارت اور زراعت اور پانی نہووے۔

ابراہیم حکم خدا سے رضا جوئی سارہ پر مامور ہوے تھے۔ اسوجہ سے انکے حکم کی مخالفت مناسب نسمجھتے تھے۔ مجبوراً گھوڑے پر سوار ہوکر اور ایک دوسری سواری پر اسماعیل اور ہاجرہ کو سوار کراکے برہنمائی جبرئیل مکہ معظمہ کیطرف متوجہ ہوے۔ اور قریب زمزم کے جہان کہ قدرتاً ایک درخت سرسبز کھڑا تھا۔ اسکے سایے مین دونون کو بٹھا دیا۔ اور ابراہیم نے تین شبانہ روز انکے ساتھ وہان بسر کیے۔ وہ مقام بالکل سنگلاخ اور رتیلا اور خالی از آب و گیاہ تھا۔ کوسون تک سوائے ریت اور پتھر کے کچھ نظر نہ آتا تھا۔ گرمی کی شدت اسقدر تھی۔ کہ تابش آفتاب سے رنگ ریگ کا بھی سرخ ہوگیا تھا۔ اُس دشت پر وحشت مین ہاجرہ اور شیرخوار اسمعیل کو بحکم خداوندی اسمعیل کے چھوڑکر خدا کے سپرد کیا۔ جب ابراہیم نے وہانسے چلنے کا قصد کیا۔ ہاجرہ نے تضرع اور زاری شروع کی کہ اِس معصوم کو اور مجھ بینوا کو تم کس پر چھوڑ چلے ہو۔ ہماری کون خبرگیری کریگا۔ اور درندون گزندون سے کون ہماری یہان حفاظت کریگا۔ ابراہیم نے روکر جواب دیا۔ مین تمھین خدا کے سپرد کرتا ہون۔ وہی تمھارا کفیل رہیگا اور تمھارا محافظ اور تمھاری حاجتون کا پورا کرنیوالا ہی۔ مرضی خدا یون ہی ہی۔ لہذا بشر کو مجبوری ہی۔

ہاجرہ نے جوابدیا   اور حضرت ابراہیم وہان سے روانہ ہوے۔ اور اعلاے مکہ پر پہونچکر جانب اسمعیل اور ہاجرہ کے نگاہ کی۔ اور انکو بے خانمان اور بے آب و نان اور بے یار و غمگسار اور اُس بیابان کوہسار مین تنہا دیکھکر پھر دل بھر آیا۔

اور ہاتھ دعا کیلیے اٹھائے

اور یہ دعا کرکے جانب شام روانہ ہوے۔

چاہ زمزم۔ اور سعی صفا و مروہ کی اصل وجہ

پھر جب ہاجرہ کے پاس آب و طعام ختم ہو چکا۔ تو حضرت اسمعیل اور انکی ماں پر تشنگی غالب ہوئی اور ہاجرہ کا دودھ خشک ہو گیا اسمعیل شدت پیاس سے اپنے پانون زمین پر مارنے لگے بی بی ہاجرہ اس حالت کو دیکھکر بہت پریشان ہوئین اور پانی کی تلاش مین نکلین۔ اور کوہ صفا پر چڑھین کہ دیکھنے کچھ دیکھین مگر انھین کہین نظر بھی پانی دکھائی نہ دیا۔ پھر وہ نیچے گھاٹی مین اتر آئین۔ اور دوڑین یہانتک کہ کوہ مروہ پر آئین۔ اسپر بھی پانی کی تلاش مین چڑھین مگر یہان بھی کچھ دکھائی نہ دیا ایسے ہی انھون نے سات مرتبہ کیا۔ صفا مروا پر دوڑنے اور سعی کی اصل وجہ یہی ہی پھر وہ حضرت اسمعیل کے پاس آئین جو زمین پر اپنے پانون مار رہے تھے۔ اور وہان سے ایک چشمہ پھوٹ نکلا تھا۔ جسے آب زمزم کہتے ہین۔ بی بی ہاجرہ نے یہ حالت دیکھکر ہاتھ سے زمین کھودنی شروع کی۔ تاکہ پانی زیادہ نکلے۔ جبتک پانی نکلتا گیا۔ اُسے جمع کرتی گئین۔ اور اپنے سقایہ مین بھرتی گئین راوی کہتا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی۔ کہ خدا تعالی بی بی ہاجرہ پر رحم کرے اگر وہ پانی کو ایسے ہی چھوڑ دیتین تو یہ ایک سیال چشمہ ہوتا مگر انکے اس پانی جمع کرنے سے وہ کنوان ہی رہگیا۔

حضرت اسحاق کی ولادت

بی بی سارہ کو بوجہ اپنی عدم اولادت کے ہر وقت رنج اور غم رہتا تھا۔ یہانتک کہ سارہ کی عمر ستر برس اور حضرت ابراہیم کی ایکسو برس کی عمر گذر چکی اُسوقت [illegible] بیٹے یعقوب کی سی سارہ کو بڑا تعجب ہوا۔

کیا اب میری اولاد پیدا ہوگی جبکہ مین بڈھیا ہوگئی۔ اور یہ میرے شوہر بالکل بڈھے اور ضعیف ہو گئے۔ یہ بیشک ایک عجب کی بات ہی۔ فرشتے نے جواب دیا۔ کہا خدا کے حکم سے تجھے تعجب آتا ہی غرضکہ بی بی سارہ کو حمل رہا اور حضرت اسحاق

اپنے باپ سے بہت ہی زیادہ مشابہ پیدا ہوے۔ زیادہ شباہت مین حکمت آلہی یہ تھی کہ لوگ کہتے کہ ابراہیم نے غیر کا لڑکا لیکر پال لیا ہی خدا نے اسحاق کو ایسا ابراہیم کی شبیہ پیدا کیا۔ کہ حالت جوانی مین شناخت مشکل تھی۔

حضرت اسمٰعیل کا بنی جرہم سے عربی سیکھنا اور عرب المتعربہ

اور بنی جرہم اسوقت مکے کے قریب کے آبادی مین تھے اور جب پرندونے مکہ مین پانی دیکھا وہ یہان آنے جانے لگے جب یہ بنی جرہم کو معلوم ہوا کہ یہان پرندے آتے جاتے ہین تو اُنھون نے کہا کہ پرندون کی آمدورفت بجز اِسکے نہین ہو سکتی کہ یہان پانی ہو اسلیئے وہ لوگ بی بی ہاجرہ کے پاس آئے۔ اور کہا۔ اگر تم اجازت دو۔ تو ہم بھی تمھارے پاس آ جائین تمھارا بھی ہمسے دل بہلیگا اور ہمارا بھی تمسے دل خوش ہوگا اور اِس پانی پر ہم قبضہ نہ کرینگے بلکہ یہ پانی تمھارا ہی ہیگا وہ بولین اچھا اِس سے وہ لوگ اُنکے پاس چلے آئے پھر جب حضرت اسمٰعیل جوان ہوئے اور بی بی ہاجرہ کا انتقال ہو گیا تو حضرت اسمٰعیل نے جرہم کی ایک لڑکی سے شادی کر لی اور اِس سے عربی بولنا سیکھا پھر وہ اور اُنکی اولاد سب عربی بولنے لگے اسلیئے جو لوگ حضرت اسمٰعیل کی اولاد مین ہین سے عرب بالتعربہ یعنے بنے ہوے عرب کہلاتے ہین۔

حضرت ابراہیم کا مکہ جانا اور حضرت اسمٰعیل کا جرہمی بی بی کو طلاق دینا

پھر حضرت ابراہیم نے بی بی سارہ سے اسمٰعیل کو دیکھنے کی اجازت طلب کی اور اُنھون نے اِس شرط پر اجازت دی کہ وہ وہان ٹھہرے نہین یہان حضرت ابراہیم آئے تو بی.بی ہاجرہ کا انتقال ہو چکا تھا وہ حضرت اسمٰعیل کے مکان پر گئے اور اُنکی بی بی سے کہا کہ تیرا شوہر کہان ہی بولین کہ یہان نہین ہی شکار کھیلنے گیا ہی حضرت اسمٰعیل کا یہ قاعدہ تھا کہ وہ حرم سے باہر شکار کھیلنے جایا کرتے تھے اور پھر لوٹ آیا کرتے تھے حضرت ابراہیم نے کہا کہ کچھ کھانا ہو تو میرے لیے لاؤ وہ بولین کہ میرے پاس تو کچھ نہین ہی مین تمھین نہین کھلاتی میرے پاس کوئی آدمی بھی نہین ہی جو تمھاری ضیافت کا بندوبست کرے حضرت ابراہیم نے کہا کہ جب تیرا شوہر آ جائے تو اِس سے میرا سلام کہنا اور کہنا کہ اپنے دروازے کی دہلیز بدل ڈال یعنے اِس بی بی کو طلاق دے دے اور دوسرا گھر کر لے۔

حضرت ابراہیم واپس چلے گئے اور حضرت اسمٰعیل مکان پر آئے تو باپ کی خوشبو پائی اسلیے اپنی عورت سے پوچھا کیا کوئی آدمی یہان آیا تھا کہا ایسا ایسا ایک بڈھا یہان آیا تھا اور ایسے الفاظ کہے جس سے تمھاری حقارت پائی جاتی تھی انھون نے پوچھا کہ تجھ سے کیا کہہ گیا کہ اپنے شوہر سے سلام کہنا اور کہنا کہ اپنے دروازے کی دہلیز بدل ڈال یہ سنتے ہی انھون نے اسے طلاق دیدی اور دوسری بی بی کر لی۔

حضرت ابراہیم کا اسمٰعیل سے دوبارہ ملنے کو آنا

پھر حضرت ابراہیم ایک مدت تک بی بی سارہ کے پاس رہے جتنا کہ خدا کو منظور تھا پھر سارہ سے حضرت اسمٰعیل کے ملنے کی اجازت لی انھون نے اِس شرط پر اجازت دی کہ وہان قیام نہ کرین پھر حضرت ابراہیم آئے اور حضرت اسمٰعیل کے دروازے پر گئے اور اُنکی بی بی سے کہا کہ تیرا شوہر کہان ہی کہا شکار کو گیا ہے اور انشاء اللہ تعالےٰ ابھی آتا ہی خدا آپ پر رحم کرے آپ یہان ٹھہرئیے کہا کہ کیا تو مجھے کچھ کھلائیگی کہا ہانتک پوچھا کہ تیرے پاس روٹی گیہون کی یا کھجور ہین۔ راوی کہتا ہی کہ پھر وہ اُنکے واسطے دودھ اور گوشت لیکے آئی تو اُنھون نے دعا دی کہ ان دونون چیزون مین خدا برکت دے اگر وہ اِسوقت روٹی گیہون کی یا کھجور لیکر آتی تو جتنی اللہ تعالی کی زمین ہی اُس سب مین یہ چیز ہی بہت ہوا کرتی مگر پروردگار کو ایسا ہی منظور تھا پھر اُسنے کہا کہ آپ اُتر لیے تو مین آپ کا سر دھوؤن مگر وہ نہ اُترے اسلیے وہ اِس مقام پر برتن لیکر آئی اور اُسے حضرت ابراہیم کے داہنے جانب کو رکھا اور حضرت ابراہیم نے پیر اُسمین رکھدیا اور اُنکے قدم کا اثر اُسپر پڑ گیا پھر اُسنے سر اُنکا داہنی طرف سے دھویا پھر بائین جانب کو آئین اور ادھر کو بھی ایسے ہی کیا اِسکے بعد حضرت ابراہیم نے کہا کہ جب تیرا شوہر آئے اُنسے میرا سلام کہنا اور کہنا کہ تیرے دروازہ کی یہ دہلیز اچھی ہی اِسکی محافظت رکھنا پھر جب حضرت اسمٰعیل آئے اور اپنے باپ کی خوشبو پائی اور اُنکا اثر محسوس کیا تو اپنی بی بی سے پوچھا کہ کیا یہان

کوئی آیا تھا کہا ایک بزرگ یہان تشریف لائے تھے جنکا چہرہ تمام آدمیون سے بہتر اور
انکی خوشبو سب کی خوشبوؤن سے اچھی تھی انھون نے مجھ سے ایسے ایسے ارشاد کیے
اور مین نے اُنسے ایسا ایسا عرض کیا اور میننے انکا سر دھویا اور یہ اُنکے قدم کی جگہ ہے اور
وہ کہتین کہ گئے ہین کہ تمھارے دروازے کی دہلیز اچھی ہے حضرت اسمٰعیل نے کہا کہ یہ
حضرت ابراہیم تھے۔

زمزم کی دوسری روایت

اور یہ بھی کہتے ہین کہ یہ زمزم کا چشمہ حضرت جبرئیل نے نکالا ہے اُسوقت جب کہ بی بی
ہاجرہ دوڑتی پھرتی تھین وہ اسمٰعیل کے پاس آئے جب بی بی ہاجرہ نے انکی آہٹ سنی تو
اُنسے کہا کہ تمنے تو میری بات سن لی مدد میری فریاد کو پہونچیے نہین تو مین اور جو میرے
ساتھ ہے دونون مرجائین گے اسلیے حضرت جبرئیل زمزم کے مقام پر آئے اور ایک
لات ماری جس سے یہ چشمہ ابل پڑا ہوا اور بی بی ہاجرہ اپنی مشک مین پانی بھرنے
لگین۔

حضرت ابراہیم و اسمٰعیل کا خانہ کعبہ کو بنانا

کہتے ہین کہ پھر اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیم کو بیت الحرم کے بنانے کا حکم دیا مگر
وہ بنی کی جا نہی دیکھکر حیران رہ گئے اسلیے اللہ تعالیٰ نے انپر سکینہ کو بھیجا یہ سکینہ ایک خجوج
ہوا تھی خجوج اس ہوا کو کہتے ہین جو دھیمی دھیمی چلے اِسکے دو سر تھے اسکے ساتھ حضرت
ابراہیم چلے اور چلتے چلتے اُس مقام پر آئے جہان خانہ کعبہ ہے یہان آکر وہ ہوا
ایسی گول ہوگئی جیسے ڈھال گول ہوتی ہے پھر جہان وہ ہوا ٹھہری اُس جگہ حضرت
ابراہیم کو مکان بنانے کا حکم ہوا اور اُنھون نے مکان بنایا اور یہ بھی کہتے ہین کہ
کوئی شئے ایسی بھی تھی جیسے ابر ہوتا ہے اسکا سر تھا اُسنے آکر حضرت ابراہیم سے باتین
کین اور کہا ابراہیم وہان مکان بنا جہان میرا سایہ پڑا اتنا لمبا اتنا چوڑا بین بھلن

اس سے اس مکان کو نہ زیادہ کرنہ کم کرا سپہ انھون نے وہ مکان بنادیا یہ دونون قول حضرت
علی سے منقول ہین مگر سدی کا قول ہی کہ حضرت جبرئیل نے بیت کا مقام پہلے ہی بتلادیا تھا پھر حضرت
ابراہیم مکہ کو آئے اور جب وہان پہونچے تو دیکھا کہ زمزم کے پاس حضرت اسمعیل اپنا تیر بنا
رہے ہین کہا اسمعیل اللہ تعالے نے مجھے اپنے واسطے ایک مکان کے بنانے کا حکم دیا ہی
حضرت اسمعیل نے کہا تو پروردگار کے حکم کی تعمیل کرنا چاہیے پھر حضرت ابراہیم نے کہا کہ
تجکو بھی اللہ نے میری مدد کرنے کا حکم دیا ہی کہا تو مین بھی موجود ہون اور یہ کہکر فوراً
حضرت جبرئیل اُٹھ کر انکے ساتھ کھڑے ہوگئے پھر حضرت ابراہیمؑ تو مکان بنانے لگے
اور حضرت اسمعیل انھیں پتھر لالا کے دینے لگے پھر حضرت ابراہیمؑ نے کہا کہ کوئی
اچھا پتھر لاؤ تو مین اسے رکن کے طور پر زاویہ کی جگہ قائم کرون جو لوگون کے لیے علامت
ہو اسپر جبل ابوقبیس سے آواز آئی کہ میرے پاس تجھے دینے کے لیے امانت رکھی ہوئی ہی۔ اور بعض
کہتے ہین کہ حضرت جبرئیل نے انھیں آکر حجر اسود کی خبر دی تھی انھون نے اس پتھر کو لیا
اور اپنے موقع پر رکھدیا اور یہ دونون جب مکان بنائے تھے تو یہ کہتے جاتے تھے ربنا تقبل
منا انک انت السمیع العلیم اے پروردگار ہمارے تو ہماری طرف سے یہ نذر قبول کر فرما
کہ تو سب کی سنتا ہی اور سب کی نیتون کو جانتا ہی جب وہ عمارت بلند ہوگئی اور حضرت
ابراہیم کو پتھر اُٹھانا مشکل ہوگیا تو وہ ایک پتھر پر کھڑے ہوگئے وہی مقام ابراہیم ہی
وہان پر اسماعیلؑ انھین پتھر دیتے جاتے تھے اور وہ بناتے جاتے تھے۔

حضرت ابراہیم کا مناسک حج سب کو بتانا

جب حضرت ابراہیم تعمیر بیت اللہ سے فارغ ہوگئے تو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ لوگون کو وہان حج کرنے کے
واسطے اذان دین حضرت ابراہیم نے کہا کہ اے رب میری آواز کہانتک ہوگی کہا تو
اذان تو دے اسکا پہونچانا میرا ذمہ ہی اسواسطے انھون نے اذان دی کہ لوگو اللہ تعالے

نے بیت العتیق کا حج کرنا تمپر فرض کیا ہی یہ آواز آسمان زمین مین جتنی چیزین ہین یہانتک کہ اصلاب الرجال اور ارحام النسا تک پہونچگئی اور جنھین اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ فلان فلان شخص قیامت تک حج کرینگے اِن سب مومنین نے اِسکا جواب دیا اور کہا لبیک لبیک حاضر ہین حاضر ہین پھر وہ ترویہ یعنے پانی لانے کیواسطے حضرت اسمٰعیل کو لیکر نکلے اور منی مین آکر وہ اور جو اُنکے ساتھ مسلمان تھے سب اُترے اور وہان ظہر عصر مغرب اور عشا کی نماز پڑھی اور پھر صبح تک سورہے اور صبح کی نماز بھی اُنکے ساتھ پڑھی پھر عرفات کو گئے اور وہان اتنی دیر تک ٹھہرے رہے کہ آفتاب نیچے جھک گیا وہان ظہر اور عصر کی نماز ملاکر پڑھی سو پھر عرفات سے موقف کی طرف گئے کہ جسپر امام کھڑا ہوا کرتا ہی پھر وہ اراک پر کھڑے ہوے پھر جب آفتاب غروب ہوگیا تو خود بھی وہان سے مزدلفہ کو چلے اور اپنے ساتھ کے لوگون کو بھی لیچلے وہان مغرب اور عشا کی نمازین ملاکر پڑھین پھر وہان خود اور اُنکے ساتھ کے آدمی سب سورہے اور جب صبح ہوئی تو فجر کی نماز پڑھی پھر روشنی نکلنے تک قزح (پہاڑی) پر ٹھہرے رہے بعد ازان وہ اپنے لوگون کو لیکر چلے اُسوقت وہ انھین دکھاتے اور بتاتے جاتے تھے کہ وہان کیا کیا پھر اُنھون نے کنکریان پھینکین اور انھین قربان گاہ دکھائی پھر وہان قربانی کی اور بال منڈوائے اور بتایا کہ کیسے طواف کرتے ہین پھر مدینے کیطرف لوٹکر آئے تاکہ اُنھین کنکریان پھینکنے کا طریق دکھاوین پھر وہ حج سے فارغ ہوگئے اور نبی صلعم سے بھی روایت آئی ہے کہ حج کرنیکا طریق جبرئیل حضرت ابراہیم کو بتاتے تھے اور حضرت ابن عمر نے نبی صلعم سے روایت کی ہی کہ بیت اللہ جسطرح پر ابراہیم نے بنایا تھا اسیطرح اسوقت تک چلا آتا تھا کہ جب مولد نبی صلعم کو [illegible] سال گذر چکے تھے اُسوقت قریش نے اِسے از سر نو بنایا جسکا ذکر ہم انشاء اللہ تعالیٰ آگے چلکر کرینگے۔

قصۂ ذبح

حضرت اسمٰعیل اور حضرت اسحاق کے ذبح ہونے مین اختلاف

پچھلے مسلمانون کو ذبیح کے متعلق اختلاف ہی بعض تو کہتے ہین کہ ذبیح حضرت اسمعیل ہین اور بعض کہتے ہین کہ حضرت اسحاقؑ ہین اور یہ دونون قول نبی صلعم سے مروی ہین اگر انمین ایک کی سند پر یقین ہوجاتا تو ہم دوسرے کو نقل نہ کرتے مگر چونکہ یقین نہین ہی اسلیے دونون قول نقل کرنا پڑے وہ حدیث جس سے حضرت اسحاق کا ذبیح ہونا معلوم ہوتا ہی۔ احنف نے عباس بن عبدالمطلب سے اور اُنھون نے نبی صلعم سے اِس حدیث مین جسمین و فدینا بذبح عظیم اور ہنے بڑی قربانی کو اسکا فدیہ دیا) کا تذکرہ ہی بیان کیا ہی کہ حضرت اسحاقؑ ذبیح ہین اور راوی اس حدیث کا حضرت عباس تک سلسلہ لیگیا ہی اور اسے مرفوع نہین کیا ہی اور دوسری حدیث جسمین حضرت اسمعیل ذبیح پائے جاتے ہین صناجی سے مروی ہی اسنے کہا ہی کہ ہم حضرت معاویہ کے پاس تھے وہان کچھ ذبیح کے وقت ذکر ہوا تو حضرت معاویہ نے کہا کہ مجھے یہ بات معلوم ہی ہم رسول اللہ صلعم کے پاس تھے وہان ایک شخص آیا کہا یا رسول اللہ داے ابن ذبیحین آپکو اللہ تعالی نے جو کچھ دیا ہی اسمین سے مجھے بھی دیجیے اسپر حضرت صلعم ہنس پڑے کسی نے حضرت معاویہ سے پوچھا یہ دونون ذبیح کون ہین کہا کہ عبدالمطلب نے یہ نذر مانی تھی کہ اگر چاہ زمزم کا کھودنا اِنکے لیے آسان ہوجائے تو وہ اپنے ایک بیٹے کو قربانی کے طور پر ذبح کرینگے بعد ازان عبداللہ رہے نام یہ جو نبی صلعم کے والد ماجد تھے جنکا ذکر ہم انشاء اللہ تعالی آگے چلکر کرینگے قرعہ پڑا اور دوسرے ذبیح حضرت اسمعیل ہین۔

جو لوگ حضرت اسحاق کو ذبیح بتاتے ہین اور ذبح کیوقت شیطان کا بہکانا

عکرمہ عبداللہ بن مسعود کعب بن سابطہ ابن ابی الذہب اور مسروق نے جو روایتین بیان کی ہین اِنسے معلوم ہوتا ہی۔ کہ حضرت عمر ابن الخطاب علی عباس ابن عبدالمطلب اور عبداللہ ابن عباس کے نزدیک ذبیح حضرت اسحاق علیہ السلام ہین عمر بن ابی سفیان بن ابی رشید بن ابی الحاریہ الثقفی نے کعب سے نقل کیا ہی کہ انھون نے حضرت ابوہریرہ

سے کہا کہ مین تمھین حضرت اسحاق ابن ابراہیم کا حال سناؤن کہا ہان کعب نے کہا کہ جب حضرت ابراہیم
کی راے ہوئی کہ حضرت اسحق کو ذبح کر ڈالین شیطان نے کہا واللہ اگر اسوقت مین نے آل
ابراہیم کو فتنہ مین نڈالا تو پھر اسکے بعد کبھی اسمین سے کسی کو نڈالونگا پھر یہ ایک ایسے شخص کی
صورت بنا جسے وہ لوگ جانتے تھے اور جسوقت حضرت ابراہیم حضرت اسحاق کو لے کر چلے
تو وہ بی بی سارہ زوجہ ابراہیم کے پاس آیا اور پوچھا کہ ابراہیم صبح ہی صبح اسحاق کو کہان
لیگیا ہی کہا کوئی انکو کام ہوگا کہا نہین وہ اِسے اِسواسطے لیگیا ہی کہ ذبح کر ڈالے بی بی سارہ
نے کہا کوئی اپنی اولاد کو ذبح نہین کیا کرتا شیطان نے کہا کہ ہان وہ تو کرتا ہی وہ سمجھتا ہی کہ اسے
اللہ نے اسکا حکم دیا ہی اسپر بی بی سارہ نے کہا اگر وہ اپنے رب کی اطاعت کرتا ہی
تو بہت ہی اچھا کام کرتا ہی شیطان نکلکر حضرت اسحق کے پاس گیا جو اسوقت باپ
کے ساتھ جا رہے تھے اُنسے کہا کہ حضرت ابراہیم تمھین ذبح کرنیکو لیے جاتے ہین حضرت
اسحاق نے کہا کہ وہ ایسا کبھی نکرینگے کہا ہان وہ ایسا ہی کرینگے کیونکہ سمجھتا ہی کہ خدانے
اسے ایسا ہی حکم کیا ہی تو حضرت اسحاق نے کہا کہ اگر خداے تعالے نے حکم دیا ہی تو بیشک
انھین اسکی اطاعت کرنی چاہیے اسلیے شیطان نے انھین بھی چھوڑ دیا اور حضرت ابراہیم
کے پاس آیا اور پوچھا کہ تو اپنے بیٹے کو کہان لیے جاتا ہی کہا مین اپنے کچھ کام کے لیے جاتا
ہون کہا نہین تو تو اسے ذبح کرنیکو لیے جاتا ہی کہ کیون تو یہ سمجھتا ہی کہ تجھے خدانے اس کام کا
حکم کیا ہی اسپر حضرت ابراہیم نے کہا کہ اگر مجھے اللہ تعالی نے حکم دیا ہی تو مین ضرور اسکی تعمیل
کرونگا پھر حضرت ابراہیم نے حضرت اسحق کو لٹایا کہ انھین ذبح کر ڈالین مگر اللہ تعالی نے
انھین بچا لیا اور اُنکے عوض ایک بڑا فدیہ بھیج دیا اور اللہ تعالی نے حضرت اسحاق پر
وحی بھیجکر کہا کہ مین تجھے ایک دعا [illegible]
کرونگا حضرت اسحق نے کہا کہ واللہ جو بندہ اولین و آخرین مین سے تیرے پاس ایسا
آوے کہ اسنے شرک دکیا ہو تو تو اسے جنت مین داخل کرے۔

حضرت ابراہیم اسحاق ویعقوب کی عزت

امیر بن عبید نے کہا ہی کہ حضرت موسیٰ نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا یہ لوگ کیون کہا کرتے ہین ابراہیم کا خدا اسحاق کا خدا یعقوب کا خدا یہ عزت انھین کیونکر ملی ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ابراہیم نے میرے خلاف کبھی کوئی کام نہین کیا جو کام کیا اسمین میری مرضی مقدم سمجھی اور اسحاق نے ذبح کے لیے اپنی جان تک دیدی باقی اور چیزون کا تو کیا ذکر ہی اسمین تو وہ بہت بڑا سخی تھا۔ اور یعقوب پر جتنی مین نے مصیبت زیادہ ڈالی اوسکا حسن ظن اسیقدر میرے ساتھ زیادہ ہوتا رہا۔

جو لوگ حضرت اسمٰعیل کو ذبیح بتاتے ہین اُنکے دلائل

سعید بن جُبیر بن یوسف بن مہران شعبی مجاہد اور عطا ابن رہب حضرت ابن عباس سے روایت کی ہی کہ ذبیح حضرت اسمٰعیل ہین اور کہا ہی کہ یہودی کہتے ہین کہ ذبیح حضرت اسحٰق ہین مگر وہ جھوٹے ہین اور ابو الطفیل سبعی مجاہد حسن اور محمد بن کعب القرظی نے بیان کیا ہی کہ ذبیح حضرت اسمٰعیل ہین شعبی نے تو یہانتک کہا ہی کہ مین نے کعبہ مین جو اُنکے بجاے مینڈہا فدیہ مین دیا گیا تھا اس مینڈہے کے سینگ بھی دیکھے ہین محمد بن کعب کا بیان ہی کہ حضرت ابراہیمؑ کے دونون بیٹون مین سے جسکے ذبح کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا تھا وہ حضرت اسمٰعیلؑ ہین اور جہان حضرت ابراہیم کا اور اِس بات کا قرآن شریف مین بیان آیا ہی کہ انھین اللہ تعالےٰ نے اِنکے بیٹے کے ذبح کرنے کو حکم دیا تھا اُس سے معلوم ہوتا ہی کہ حضرت اسمٰعیل تھے اور یہ اسطرح ثابت ہوتا ہی کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کے دونون بیٹون مین سے ایک بیٹے کا ذکر کر دیا جسکے ذبح کرنیکا حکم تھا۔ اِسکے بعد اللہ تعالےٰ نے فرمایا وَبَشَّرْنَاهُ بِإِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ اور ہمنے ابراہیم کو اُسکے فرزند اسحاق کے پیدا ہونے کی بھی خوشخبری دی تھی اور کہدیا تھا کہ وہ پیغمبر اور ہمارے نیک بندون

مین سے فرمایا ہو وَبَشَّرْنَاہُ وَاِسْحٰقَ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحَاقَ وَیَعْقُوْبَ۔ اور پہلے انکو پہلے اسحاق کے اور اسحاق کے بعد یعقوب کے پیدا ہونیکی خوشخبری دی اس سبب سے معلوم ہوتا ہی کہ حضرت اسحاق کے ذبح کا حکم نہین دیا تھا بلکہ اللہ تعالےٰ نے اِنکے نسبت وعدہ کیا تھا وعدہ کے پورا ہونے سے پیشتر ذبح کا حکم کیونکر دیا جا سکتا تھا اسلیے جسکے ذبح کرنے کا حکم دیا تھا وہ حضرت اسمعیل ہی تھے اِس بات کا ذکر جب محمد بن کعب نے عمر عبدالعزیز کے سامنے کیا جو خلفاء بنی امیہ مین سے ایک خلیفہ تھا تو اِسنے کہا کہ یہ ایک ایسی بات ہی جو مجھے نہین معلوم تھی مگر اب تیری بات سنکر مجھے معلوم ہو گیا یہی بات صحیح ہی۔

وہ سبب کہ جس سے حضرت ابراہیم کو ذبح کا حکم ہوا اور ذبح کا حال ذبح کا سبب

کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو اپنے بیٹے کے ذبح کرنے کا اسلیے حکم دیا تھا کہ انھون نے اللہ تعالیٰ سے ایک بیٹا عنایت فرمانے کی دعا مانگی تھی اور کہا تھا رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِيْنَ اے میرے پروردگار مجکو ایک فرزند عنایت فرما جو نیک لوگون مین سے ہو پھر جب فرشتون نے ایک بڑے بردبار لڑکے کے پیدا ہونیکی خوشخبری دی تو حضرت ابراہیمؑ نے کہا کہ اِسے مین اللہ کے واسطے ذبح کر دونگا پھر جب بیٹا پیدا ہوا تو اِنکے ساتھ ساتھ چلنے پھرنے لگا تو کسی نے اسے کہا جو نذر تمنے مانی تھی۔ اسے پوری کیجیے جو اِن لوگون کا قول ہی جو ذبح حضرت اسحاق کو بتاتے ہین اور اِس قول کے قائل کا خیال ہی کہ یہ واقعہ ملک شام مین اُس مقام کا ہی جو ایلیا سے دو میل پر ہی لیکن جو لوگ اسمعیل کو ذبیح بتاتے ہین وہ کہتے ہین کہ یہ واقعہ مکہ مین ہوا۔

ابلیس کا حضرت ابراہیم وغیرہ کو بہکانا مگر بے سود

محمد بن اسحاق کہتا ہی کہ حضرت ابراہیمؑ کو بیٹے کے ذبح کا حکم ہو تو اُنھون نے اپنے بیٹے سے کہا کہ چھرا اور رسی لے کر میرے ساتھ چل وہین گھاٹی مین ہم تیرے گھر کے لیے لکڑیان کاٹنے چلتے ہین جب وہ چلے تو رستے مین انھین ابلیس ملا کہ اِس کام سے اِنکو باز رکھے انھون نے کہا بمدد الٰہی تو میرے پاس سے ہٹ جا واللہ مین اللہ کا حکم بجا لاکر رہونگا پھر وہ حضرت اسمعیل

کے سامنے آیا اور انھیں بتایا کہ حضرت ابراہیم تجھے اس غرض سے لیے جاتے ہین کہا بجان و دل مین خدا کے کام کے لیے موجود ہون پھر ابلیس بی بی ہاجرہ کے پاس گیا اور انکو بھی یہی حال بتایا کہا اگر اللہ تعالی کا حکم ایسا ہی ہی تو مین دل وجان سے اللہ کے لیے حاضر ہون اس سے وہ غصہ ہوکر لوٹ گیا۔

حضرت ابراہیمؑ کا حضرت اسمعیل کو ذبح کیلیے لیجانا اور بیٹے کا باپ کی اطاعت کرنا اور خدا ے تعالی کا انکے بجاے فدیہ بھیجنا

پھر حضرت ابراہیم گھاٹی مین پہونچے جسے شعب ثبیر کہتے ہین وہان جاکر بولے کہ بیٹے مین نے خواب مین دیکھا ہی کہ گویا مین تجھے ذبح کرتا ہون اب تو کیا کہتا ہی یَا اَبَتِ سَتَجِدُنِیْ اِنْشَاءَ اللہُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ای باپ کرجو تجھے حکم ہوا ہی انشاء اللہ تو مجھے صابر پائیگا پھر انھون نے اُنسے کہا ای باپ اگر آپ مجھے ذبح کرنا چاہتے ہین تو میرے ہاتھ پانوٗن رسی سے باندھ دیجیے تاکہ آپ پر میرا خون اُڑکر نہ گرے جس سے اجر کہین کم نہوجائے کیونکہ موت بڑی سخت چیز ہی جان نکلتے وقت اِسے ادب و تعظیم کا خیال نہین رہ سکتا اور چھری کو بھی تیز کر لیجیے تاکہ بے ضرورت تکلیف نہو اور جب آپ مجھے گراوین تو اوندھے منھ گرائین کیونکہ مجھے یہ خوف ہی کہ جب آپ میرا مُنھ دیکھین گے تو آپ کو رحم آجائیگا اور پھر اللہ کا حکم کیسے پورا ہوگا اور اگر آپ کو منظور ہو کہ میرا قمیص میری مان ہاجرہ کو تسلی کے لیے جاکر دیدین تو بہت بہتر ہی اسپر حضرت ابراہیم نے کہا کہ میرے بیٹے تو اللہ کیواسطے میرا بہت ہی اچھا معین و مددگار نکلا پھر انھین جیسے انھون نے کہا تھا اسی طرح باندھا اور اپنی چھری تیز بھی کر لی اور انھین اوندھے منھ گرایا پھر چھری کو انکی گردن پر رکھا مگر اللہ تعالی نے چھری کی پیٹھ پھیر دی اور حضرت ابراہیم نے چھری کو چلایا کہ اپنا کام پورا کر دے اسپر ایک آواز آئی کہ ابراہیم تو نے اپنا خواب سچا کر دکھایا تیرے بیٹے کے بدلے یہ ذبیحہ ہم بھیجتے ہین اِسے ذبح کر دے اور بعض یہ بھی کہتے ہین کہ اِسوقت اللہ تعالے نے بیٹے کی گردن پر ایک پتھر رکھدیا تھا۔ حضرت

ابن عباس کہتے ہین کہ اُسوقت جنت کا ایک مینڈھا اُنکے پاس آگیا تھا جو وہان چالیس خریف
برابر چرا تھا بعض یہ بھی کہتے ہین کہ وہ مینڈھا تھا جسے ہابیل نے قربانی کیا تھا اور حضرت علی
کہتے ہین کہ اِس مینڈھے کے سینگ ملے ہوے آنکھین بڑی بڑی اور سپید رنگ تھا اور حسن
کہتے ہین کہ حضرت اسمعیل کے عوض ایک بارہ سنگھا ثبیر کی گھاٹی سے آگیا تھا اور کوئی اِس واقعہ
کا ہونا مقام ابراہیم مین بتاتے ہین اور کوئی کہتے ہین کہ قربان گاہ مین یہ واقعہ ہوا تھا۔

وہ باتین کہ جنکا اللہ تعالے نے حضرت ابراہیم سے امتحان لیا اور قرآن شریف مین جو حضرت ابراہیم کے حق مین کلمات کا لفظ آیا ہی اسکے معنے

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو نمرود کے معاملہ مین جانچ لیا اور بامید ثواب اُخروی اُنھون نے
اپنے بیٹے کے ذبح مین بھی دریغ نہ کیا اور یہ امتحان بھی ہو چکا تو پھر اللہ تعالیٰ نے انھین
اِن کلمات سے جانچا جسکی خود اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہی کہ اِن کلمات سے حضرت ابراہیم کا امتحان
لیا تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہی وَاِذِ ابْتَلٰٓی اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ جب ابراہیم
کو اُنکے پروردگار نے چند باتون مین آزمایا اُنھون نے اُنکو پورا کر دکھایا بڑے بڑے
علماء سلف کا اِن کلمات کے معانی مین اختلاف ہی اللہ تعالیٰ کے قول اِذِ ابْتَلٰٓی رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ
فَاَتَمَّهُنَّ کی نسبت جو عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہی۔ اسمین حضرت ابن
عباس کہتے ہین اِس دین کے معاملہ مین کسی ایسے شخص کا امتحان بجز حضرت ابراہیم کے
نہین ہوا جو پورا نکلا ہو چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی اَلَّذِیْ وَفّٰی یعنے حضرت ابراہیم
ہی ایسے ہین جنھون نے حق کی بندگی کو پورا پورا ادا کیا ہی اور وہ کہتے ہین کہ یہ کلمات دس تو سورۂ
برات مین ہین اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ
الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ
وہ نیک لوگ توبہ کرنے والے عبادت گذار خدا کے حمد و ثنا کرنیوالے خدا کی راہ مین سفر کرنیوالے
سجدہ کرنیوالے لوگون کو نیک کام کی صلاح دینے والے اور برے کام سے منع کرنیوالے

اور اللہ نے جو حدین باندھ لین ہین انکے نگاہ رکھنے والے اور ایک جگہ اوپر کی آیتون مین
ذکر ہے۔ اللہ کے راستے مین لڑنے والے اور دس سورۂ احزاب مین ہین اور وہ یہ ہین۔
اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ الْقَانِتِیْنَ وَ الْقَانِتَاتِ
وَالصَّادِقِیْنَ وَ الصَّادِقَاتِ وَ الصَّابِرِیْنَ وَ الصَّابِرَاتِ وَ الْخَائِفِیْنَ وَ الْخَائِفَاتِ
وَ الْمُتَصَدِّقِیْنَ وَ الْمُتَصَدِّقَاتِ وَ الصَّائِمِیْنَ وَ الصَّائِمَاتِ وَ الْحَافِظِیْنَ
فُرُوْجَهُمْ وَ الْحَافِظَاتِ وَ الذَّاکِرِیْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا وَ الذَّاکِرَاتِ اَعَدَّ اللّٰہُ لَہُمْ
مَغْفِرَۃً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتین اور ایمان والے مرد اور ایمان
والی عورتین اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتین اور راست گو مرد اور راست گو عورتین
اور صبر کرنیوالے مرد اور صبر کرنیوالی عورتین اور خاکساری کرنیوالے مرد اور خاکساری کرنیوالی
عورتین اور خیرات کرنیوالے مرد اور خیرات کرنیوالی عورتین اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ
رکھنے والی عورتین اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنیوالے مرد اور حفاظت کرنیوالی عورتین
اور کثرت سے خدا کو یاد کرنیوالے مرد اور خدا کو یاد کرنیوالی عورتین ان سب کے لیے اللہ
نے انکے کام کا صلہ یعنے گناہون کی معافی تیار کر رکھی ہی اور معافی کے علاوہ بڑے بڑے
اجر ہین اور دس سورہ مومنون مین ہین اور وہ اس سورت کے اول سے لیکر اَلَّذِیْنَ ہُمْ
عَلٰی صَلَوٰتِہِمْ یُحَافِظُوْنَ تک ہین اور یہ ہین قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ ہُمْ فِیْ صَلَاتِہِمْ خَاشِعُوْنَ
وَ الَّذِیْنَ ہُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ الَّذِیْنَ ہُمْ لِلزَّکٰوۃِ فَاعِلُوْنَ وَ الَّذِیْنَ ہُمْ لِفُرُوْجِہِمْ
حَافِظُوْنَ اِلَّا عَلٰی اَزْوَاجِہِمْ اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُہُمْ فَاِنَّہُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ
فَمَنِ ابْتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الْعَادُوْنَ وَ الَّذِیْنَ ہُمْ لِاَمٰنٰتِہِمْ وَ عَہْدِہِمْ
رَاعُوْنَ وَ الَّذِیْنَ ہُمْ عَلٰی صَلَوٰتِہِمْ یُحَافِظُوْنَ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الْوَارِثُوْنَ الَّذِیْنَ
یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ہُمْ فِیْہَا خَالِدُوْنَ یعنے ایمان والے مراد کو پہونچ گئے وہ جو اپنی نماز مین
عاجزی کرتے اور وہ جو نکمی باتون کی طرف رخ نہین کرتے اور جو زکوٰۃ دیا کرتے ہین اور جو

اپنی شرمگاہون کی حفاظت کیاکرتے مگر اپنی بیبیون یا اپنے ہاتھ کے مال یعنے لونڈیون سے اسمین انپر کچھ الزام نہین لیکن جو اسکے علاوہ طلبگار رہون تو وہی لوگ حد سے باہر نکلے ہوے ہین اور جو امانتون اور عہد کا پاس ملحوظ رکھتے ہین اور اپنے نمازون کے پابند ہین یہی لوگ وارث فردوس ہونگے (اور اسمین ابد الاباد تک رہین گے) اور کہتے ہین ان کلمات سے مراد دس خصلتین ہین طاؤس وغیرہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہی کہ کلمات سے مراد دس باتین ہین اسمین سے پانچ باتین تو سر مین ہین مونچھون کا کتروانا ناک صاف کرنا غرغرہ کرنا مسواک کرنا اور مانگ نکالنا اور پانچ باقی جسم مین ہین ناخن کاٹنا عورت مرد کا ختنہ بغل کا صاف کرنا اور آبدست لینا اور کچھ اور لوگ ہین جو انہین مناسک حج بتاتے ہین اور اللہ تعالے کا یہ قول اسکی تائید مین پیش کرتے ہین اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا مین ضرور تجھے انسانون کے لیے امام بناؤنگا یہ ابو صالح اور مجاہد کا قول ہی اور کچھ اور لوگ ہین جو انھین یہ قرار دیتے ہین اور کہتے ہین انسے مراد چاند سورج ستارہ آگ ہجرت اور ختنہ کرنا اور بیٹے کا ذبح کرنا یہ حضرت حسن کا قول ہی وہ کہتے ہین کہ اللہ نے انھین اسلیے جانچا ہی کہ اپنے پروردگار کو جان جائین کہ وہ دائم ولازوال ہی اور انھون نے اپنا رخ اُس ذات پاک کیطرف کر لیا جسنے آسمان زمین کو بنایا اور اپنے وطن سے ہجرت کی اور اپنے بیٹے کے ذبح کا ارادہ کیا اور اپنا ختنہ کرایا اور بھی ایسے ہی بہت باتین لوگ کہتے ہین کہ جنکی اِس مختصر تاریخ مین بیان کرنے کی گنجایش نہین ہے یہ بھی ہمنے اسلیے ذکر کردیا ہی کہ ہماری کتاب ان متبرک باتون سے بالکل خالی بھی نرہنی چاہیے۔

اللہ کا دشمن نمرود اور اُسکی ہلاکت

نمرود کا کرگسون یعنی گدھون کو صندوق مین باندھکر آسمان کو اُڑنا

اب ہم اللہ کے دشمن نمرود کے حال کیطرف رجوع کرتے ہین کہ اُسنے جو کچھ دنیا مین کیا اور اللہ تعالی کے ساتھ سرکشی کی اور اللہ نے اِسے مہلت دی اسکا انجام کیا ہوا دنیا مین سب سے اول جابر و سرکش

یہی ہوا ہو راسنے جو حضرت ابراہیم کو جلایا تھا اسکا ذکر تو ہم اوپر لکھ چکے ہین اِسکے بعد اسنے حضرت ابراہیم کو شہر سے نکالدیا اور اُنکے خدا کو ڈھونڈھکر لانیکی قسم کھائی - گدھون کے چار بچے لیے انھین گوشت کھلا کھلا کر اور شراب پلا پلا کر پالا جب وہ خوب بڑے اور موٹے ہوگئے تو انھین ایک صندوق سے باندھا اور خود صندوق مین بیٹھا اور ایک شخص کو ساتھ لے لیا جسکے پاس اِنکے کھلانے کا گوشت تھا اسلیے وہ گوشت کے لالچ سے اُڑے اور جب وہ ایسے بلند ہوگئے کہ نمرود کو زمین دور دور کی نظر آنے لگی تو اسے آدمی چیونٹیون کیطرح چلتے ہوئے دکھائی دینے لگے پھر اِنکو گوشت اوپر سے دکھلایا ادھر زمین کیطرف دیکھا تو اسے معلوم ہوا کہ زمین کو پانی گھیرے ہوئے ہی جیسے کشتی کو گھیرے ہوتا ہی اور زمین بالکل کشتی کی طرح اسمین دکھائی دیتی ہی پھر وہ اور اونچا ہوگیا اور وہان ایسی بالکل تاریکی معلوم ہونے لگی نہ اوپر کچھ دکھائی دیتا تھا نہ نیچے کچھ نظر آتا تھا اِس سے وہ گھبرا گیا اِسلیے اِسنے گوشت نیچے کو ڈالا تو گدھ پھر نیچے کو چلے اور اُترنے لگے جب پہاڑون نے ان گدون کیطرف دیکھا کہ وہ نیچے کی طرف کو آرہے ہین اور اُنکے پرون کی آواز سنی تو پہاڑ گھبرا گئے اور قریب تھا کہ وہ اپنی جگہ سے علحدہ علحدہ ہو جائین لیکن وہ ویسے ہی برقرار ہوگئے پھر اللہ کے اِس قول کا مطلب ہی وَاِنْ کَانَ مَکْرُھُمْ لِتَزُوْلَ مِنْہُ الْجِبَالُ ہ اور اگرچہ اِنکے چالین اِس بلا کی تھین کہ پہاڑون کو جگہ سے ٹال دین یہ گدہ بیت المقدس سے اُڑے تھے اور جب اُترے تو جبل الدخان مین آکر اُترے تھے

صرح نمرود اور زبانون مین اختلاط

جب اِسنے دیکھا کہ اسطرح اسکا کچھ بس نہین چلتا تو اِسنے ایک صرح یعنی محل بنانا شروع کیا پھر جب وہ بنکر اونچا ہوگیا تو اِسپر چڑھا تاکہ حضرت ابراہیم کے خدا کو دیکھے اور اپنا خیال جو تھا اِسے پورا کرے مگر وہان ہگنے لگا تھا حالانکہ وہ اِسوقت تک کبھی ہگتا نہ تھا پھر اللہ تعالیٰ نے اس صرح کو اکھیڑ دیا جس سے صرح گر گیا اور اُسکے گرنے سے ایسا شور عظیم اور گھبراہٹ اور اضطراب لوگون مین پیدا ہوا کہ جسکے سبب سے

سے بولیون میں گڑبڑی پڑگئی اور لوگ ۷۲ مختلف زبانین بولنے لگے اس سے پیشتر مخلوق کی زبان سریانی تھی

اس بات کا غلط ہونا کہ نمرود ٹگنا نہ تھا

یہ جو ہمنے لکھا کہ وہ ٹگنا نہ تھا یہ غلط العام مشہور ہی مگر یہ ایک لغو بات ہی کیونکہ خواص بشری سے کوئی انسان حتی کہ انبیا تک خالی نہین ہین جو عالم علوی سے بہت ہی متصل اور اشرف المخلوقات ہین پھر وہ کھاتے ہین پیتے ہین پیشاب پاخانہ کی سب ضرورتین انہین موجود ہین اگر کسی انسان کو بھی ایسی چیزون سے نجات ملتی تو انبیا اللہ ہی اپنی شرافت النفس اور قرب ربانی کے سبب سے مستحق ہین اور اگر کوئی کہے کہ وہ اس سبب سے نہین ہگتا تھا وہ بڑے ملک کا مالک تھا تو بھی نہین ہو سکتا کیونکہ ضحاک متصل بادشاہ بھی نہ تھا اگر متصل بادشاہ بھی ہوتا تب بھی کہ سکتے ہین کہ سکندر کا ملک اس سے زیادہ تھا مگر کہین کسی نے یہ نہین کہا کہ وہ ہگتا نہ تھا۔

نمرود اور نمرودیون کی مچھرون سے ہلاکت

زید بن اسلم کہتا ہی کہ اللہ تعالے نے حضرت ابراہیم ع کے بعد نمرود کے پاس ایک فرشتہ بھیجا کہ وہ اسے اللہ تعالی کیطرف بلائے یہ فرشتہ اسکے پاس چار مرتبہ گیا مگر اسنے نہ مانا اور کہا کہ کیا کوئی میرے سوا بھی رب ہی فرشتہ نے اس سے کہا تو اپنے آدمیون کو تین دن مین جمع کرلے اسلیے اسنے تمام فوج اور آدمی جمع کیے پھر اللہ تعالی نے ایک دروازہ مچھرون کا کھول دیا اور وہ اس کثرت سے آئے کہ آفتاب بھی انمین چھپ گیا اور اللہ تعالی نے مچھرون کو اسکے آدمیون پر بھیجا اور انھون نے انکے گوشت کو کھالیا۔ حتی کہ کوئی انمین سے نہ بچا صرف ہڈیان رہگئین اور بادشاہ نمرود ویسا ہی رہا اسے کچھ مضرت نہوئی پھر اللہ نے اسپر بھی ایک مچھر بھیجا جو اسکی ناک مین گھس گیا اور اس سے ایسا صدمہ پہونچنے لگا کہ اپنے میرپر ہتھوڑے مارنے لگا یہ دیکھکر لوگون کو رحم آیا اور اپنے دونون ہاتھ ملا ملا کر اسکے اوپر مارتے تھے تب اسے چین پڑتا تھا اسوقت تک اسے چارسو برس بادشاہی کرتے ہو گئے

تھے پھر اللہ تعالے نے اسکو مار ڈالا یہی شخص ہی کہ جسنے صرح بنایا ہی۔

نمرود اور بخت نصر اہل فارس کے عامل تھے اور حضرت ابراہیم ضحاک کے زمانہ مین تھے

کہتے ہین کہ نمرود بن کنعان تمام مشارق بمغارب کا بادشاہ تھا مگر اس بات کو واقفان علم سیر و اخبار نہین مانتے اسکی وجہ یہ ہی کہ سب لوگون کے نزدیک حضرت ابراہیم کی ولادت ضحاک کے زمانہ مین ہوئی ہی جسکا کسی قدر اوپر ذکر آچکا ہی اور وہ اپنے زمانے مین تمام زمین کے مشارق و مغارب کا بادشاہ تھا پھر نمرود ہی زمانہ مین تمام دنیا کا بادشاہ کیسے ہوسکتا ہی جو لوگ کہتے ہین کہ ضحاک اور نمرود ایک ہی ہین یہ بھی صحیح نہین ہی کیونکہ متقدمین اہل علم بیان کرتے ہین کہ نمرود نبطی تھا اور یہ بات خوب مشہور رہی اور ضحاک فارس والون مین سے تھا یہ تمام فارس والے جانتے ہین اور ضحاک نے نمرود کو سواد پر اور اس ملک پر جو اسکے ادھر ادھر ہی حاکم مقرر کردیا تھا اور وہ اور اسکی اولاد وہان اسکی طرف سے بطور ایک عامل کے تھے اور وہ خود ملکون مین پھرا کرتا تھا اور اسکا اور اس کے آبا و اجداد کا وطن کوہستان طبرستان مین تھا اور اسلیے جب فریدون نے اسے گرفتار کیا تو وہین اسے ڈالدیا تھا اور ایسے ہی بعض لوگون نے بخت نصر کو بھی تمام دنیا کا بادشاہ بیان کیا ہی یہ بھی غلط ہی بلکہ وہ اہواز سے لیکر ارض روم تک دجلہ کے غرب مین لہراسپ کی طرف سے ایک اصپہبد یعنے صوبہ دار اور سپہ سالار تھا اور لہراسپ ترکون کے جدال و قتال مین مصروف رہا کرتا تھا اور اسی سے اسنے بلخ مین اقامت اختیار کرلی تھی اور چونکہ لڑائی کو بہت طول ہوا تھا اسلیے یہ شہر اسنے آباد کرلیا تھا غرض نبطیون مین سے کوئی شخص بطور خود ایک بالشت بھر زمین کا مالک نہ تھا چہ جائیکہ تمام روے زمین کا مالک ہو ہان یہ امر بیشک ہی کہ نمرود ایک مدت دراز تک یعنی چارسو برس تک سواد مین رہا پھر اسکے بعد اسکی نسل سے وہان ایک شخص آگیا جسکا نام نبط بن قام تھا اسنے ہان سو برس حکومت کی پھر اسکے بعد کداوص نے اسکی

برس بادشاہت کی پھر بالش بن کراوث ۱۲۰ برس بادشاہ رہا پھر نمرود بن بالش ڈیڑھ سو برس حاکم رہا سب ۱۰۷ برس ہوئے اور نمرود ضحاک کے زمانہ مین موجود تھا پھر جب فریدون بادشاہ ہوا اور ضحاک پر اسکا غلبہ ہو گیا تو اسنے نمرود بن بالش کو قتل کر دیا اور نبطیون کو بھگا دیا اور بہت کوت سے نبطی قتل کیے۔

حضرت لوط اور انکی قوم کا قصہ

حضرت لوط کی نبوت اور انکی قوم کی بدکاری۔ یہ تو ہم اوپر لکھ چکے ہین کہ حضرت لوط حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ مصر کو ہجرت کر گئے تھے اور پھر شام کو لوٹ آئے تھے اور حضرت لوط سدوم مین رہنے لگے تھے جب یہ وہان اقامت گزین ہو گئے تو اللہ تعالے نے انھین وہان کے باشندون پر نبی کر کے بھیجا یہ لوگ اللہ تعالے کے ساتھ کفر و عصیان کرتے اور فواحش کا سامان کیا کرتے تھے یعنی لڑکون سے اغلام کیا کرتے تھے چنانچہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے۔

تم ایسا بے حیا کام کرتے ہو کہ تم سے پہلے دنیا مین کسی نے کبھی ایسا نہین کیا اور کیا عورتون کے ہوتے مرد پرستی کرتے اور راہ مارتے اور اپنے نبی کی شان مین نالائق حرکتون کے مرتکب ہوتے ہو۔ سبیل اور راہ مارنے کی انکی یہ حالت تھی کہ مسافر جو ادھر ہو کر گذرتے تو وہ لوگ انھین پکڑ لیا کرتے اور ان سے یہ فعل بد کیا کرتے تھے اور یہی لواطت ہے اور وہ جو مجالس مین نالائق حرکتون کے مرتکب ہوتے تھے انکے معنے یہ بتائے ہین کہ جو کوئی پاس ہو کر گذرتا اُسکے وہ پتھر مارتے اُس سے دل لگی کرتے تھے اور بعض یہ بھی کہتے ہین کہ وہ مجالس مین گوز مارا کرتے تھے اور بعض یہ بھی بیان کرتے ہین کہ وہ مجالس مین ایک دوسرے سے لواطت کیا کرتے تھے اور حضرت لوط انسے کہتے تھے کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور جن کامون کو اللہ پسند نہین کرتا اُسے مت کرو۔ قطع السبیل ارتکاب فواحش اور لواطت سے بچو اور جب وہ اپنے عمل قبیح پر اصرار کرتے اور توبہ نہ کرتے تو وہ انھین ڈراتے اور کہتے تھے کہ اگر تم کہنا نہ مانوگے تو تمپر بڑا سخت عذاب آئیگا مگر وہ ہرگز اسکی پروا نہ کرتے اور انپر نصیحت کا کچھ اثر نہوتا

تھا بلکہ سرکشی ہو سرکشی کیے جاتے تھے۔ اور اللہ کے وعدے سے ہی انکار کرتے تھے کہ جس سے اللہ کا عذاب
انپر اور بھی جلد آنے کو ہو گیا اور یہ بھی کہتے تھے اَئْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ
اگر تو سچا ہی تو اللہ کے یہان سے عذاب ہمپر منگا لے پھر جب انکا معاملہ بہت بڑھ گیا اور ضلالت
حد سے بڑھ گئی تو حضرت لوط نے اِنکے مقابلے مین آکر اللہ تعالیٰ سے نصرت چاہی۔

فرشتونکا حضرت ابراہیم کے یہان لڑکون کی صورت مین امتحان کے طور پر آنا

پھر جب اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ انھین ہلاک کرے اور اپنے رسول کو مدد دے تو جبرئیل کو اور دو اور فرشتون
کو جنمین سے ایک میکائیلؑ اور دوسرے اسرافیلؑ تھے روانہ کیا اور لوگون کی روایت کے بموجب
وہ لڑکون کی صورت مین پیدل آئے اور اللہ تعالیٰ نے انھین حکم دیا تھا کہ پہلے حضرت ابراہیم
اور بی بی سارہ کے پاس جائین اور انھین حضرت اسحاق کے بعد حضرت یعقوب کی انکی اولاد
مین پیدا ہونیکی بشارت دین اِنکے یہان پندرہ دن سے کوئی مہمان نہین آیا تھا اور اسکا اِنکے دل پر
بڑا رنج گذر رہا تھا اور اِنکی عادت تھی کہ جو کوئی آتا اِسکی ضیافت کیا کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے
انھین بڑا آسودہ حال کیا تھا جب یہ لوگ اِنکے یہان آئے تو بہت خوش ہوئے انھون نے
دیکھا کہ اِنکے مہمان بہت حسین وجمیل ہین کبھی ایسے خوبصورت نہین دیکھے تھے اِسلیے انھون نے
کہا کہ ایسے لوگون کی مین خود ہی خدمت کرونگا پھر وہ اپنے گھر کے لوگون کے پاس آئے اور
ایک موٹا بچھڑا لیا اور اسے حنیذ کیا یعنے بھونا پھر اِسے اِنکے سامنے کیا مگر انھون نے اپنے ہاتھ
اِس سے کھینچ لیے فَلَمَّا رَاٰۤ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً قَالُوْا
لَا تَخَفْ اِنَّا اُرْسِلْنَا اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ جب حضرت ابراہیم نے
دیکھا اِنکے ہاتھ کھانے تک نہین پہونچ سکتے تو انھین کچھ شک گذرا اور دل ہی دل مین
لوگون سے ڈر گئے یہ دیکھکر وہ بولے ڈرو مت ہم تو فرشتے ہین اور حضرت لوط کی قوم کیطرف
بھیجے گئے ہین اور انکی بی بی سارہ کھڑی ہوئین تھین وہ سنتے ہی فرشتون کے اطمینان
کر دینے سے خوش ہو گئین مگر ابن بشیر کے نزدیک ضحکت کے معنے ڈر گئین یعنے وہ خدا

کے حکم سے ڈر گئیں کیونکہ وہ خدا کے حکم کو جانتی تھیں اور قوم لوط کے کاموں سے بھی واقف تھیں)

فرشتے کا بی بی سارہ کو حضرت اسحٰق اور یعقوب کی بشارت دینا

پھر انہوں نے بی بی سارہ کو حضرت اسحٰق کی اور اُنکے بعد حضرت یعقوب کے پیدا ہونیکی بشارت دی انہوں نے یہ سنکر اپنے منھ پر ہاتھ مارے اور کہا أَأَلِدُ وَأَنَا عَجُوزٌ وَهَذَا بَعْلِي شَيْخًا إِنَّ هَذَا لَشَيْءٌ عَجِيبٌ قَالُوا أَتَعْجَبِينَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ رَحْمَتُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ إِنَّهُ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

کیا اس عمر میں میری اولاد ہوگی اور میں تو بڑھیا ہوں اور جو میرے شوہر ہیں یہ بھی بوڑھے ہیں ایسے میں ہمارے یہاں اولاد کا ہونا ایک بڑی عجیب بات ہی فرشتے بولے کیا تجکو خدا کی قدرت سے یہ امر عجیب معلوم ہوتا ہی اے اہل بیت نبوت تمپر خدا کی رحمت اور اُسکی برکت نازل ہو بیشک خدا سزاوار حمد و ثنا اور اپنے بندوں پر بڑا ہی کرم کرنیوالا ہی اور بی بی سارہ کی عمر اُس وقت ۹۰ برس کی تھی۔ اور حضرت ابراہیم ۱۲۰ سال کے تھے۔

حضرت ابراہیم اور فرشتوں سے قوم لوط کے نسبت عذاب کی گفتگو

جب حضرت ابراہیم سے بشارت کا ذکر سنکر خوف جاتا رہا تو حضرت لوط کی قوم کے باب میں حضرت جبرئیل سے مجادلہ اور بحث کرنے لگے اور کہا کہ اگر اُنمیں کم از کم ۵۰ مسلمان بھی ہوں تو کیا خدائے تعالیٰ انھیں عذاب نہ کریگا فرشتوں نے کہا کہ اگر انمیں ۵۰ بھی مسلمان ہوں تو وہ انمیں عذاب نہ کریگا حضرت ابراہیم نے کہا اور اگر فرض کرو چالیس بھی ہوں بولے کہ اگر چالیس بھی ہوں تب بھی نہ کرے گا پھر کہا کہ تیس بھی ہوں اور کہتے کہتے دس تک پہنچ گئے فرشتہ بولے اگر دس بھی ہوے تو انپر عذاب نہوگا اسپر حضرت ابراہیم نے کہا کہ کوئی قوم ایسی نہیں ہوسکتی جنمیں دس بھی اچھے نہوں پھر حضرت ابراہیم نے یہ خیال کیا کہ کہیں اس عذاب میں حضرت لوط بھی معذوب نہو جائیں فرشتوں نے کہا کہ نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَنْ فِيهَا لَنُنَجِّيَنَّهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ

ہم خوب جانتے ہین جو لوگ اُنمین ہین ہم لوط اور اُنکے لوگون کو بچا دین گے صرف اُنکی بی بی نہ بچیگی پیچھے رہنے والون مین سے ہی۔

فرشتون کا حضرت لوط کے گھر جا کر مہمان ہونا

پھر فرشتے سدوم کی جانب چلے گئے جو لوط کا شہر تھا جب وہان پہونچے تو حضرت لوط انھین ملے جو وہان اپنی زمین مین کام کر رہے تھے اور چونکہ اللہ تعالی نے انسے فرما دیا تھا کہ لَا تُهْلِكُوهُمْ حَتَّىٰ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ لُوطُ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ یعنے اسوقت تک ان لوگون کو ہلاک نہ کرنا کہ جبتک لوط انپر چار مرتبہ بدکار ہونیکی گواہی نہ دیدین اسلیے یہ انکے پاس گئے اور کہا ہم تیرے یہان آج مہمان رہین گے اسپر حضرت لوط اُنھین اپنے مکان کو مہمان لیچلے جب ذرا آگے چلے تو لوط اُنسے مخاطب ہوے اور اُنسے پوچھا کہ آپ جانتے ہین کہ یہان کے لوگ کیا کام کرتے ہین۔ اللہ مین نہین جانتا کہ روی زمین پر کوئی انسان انسے زیادہ خبیث ہو یہانتک کہ یہی بات اُنھون نے چار مرتبہ کہی اور بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین کہ وہ لوط کی بیٹی سے ملے تھے جب یہ فرشتے اُس سے ملے تو کہا بیٹی کیا ہمین تیرے یہان ٹھہرنے کو جگہ ملجائیگی بولی کہ ہان ذرا ٹھہرے رہو ابھی مت آؤ جبتک کہ مین تمھارے پاس لوٹ کر نہ آؤن کیونکہ اُسے اُنکی نسبت اپنی قوم سے اندیشہ پیدا ہوا تھا پھر وہ اپنے باپ کے پاس آئی اور کہا کہ باپ شہر کے دروازے پر کچھ نوجوان مرد آئے ہین اُنکو جا کر دیکھ مین نے ایسے خوبصورت آدمی کبھی نہین دیکھے کہین تیری قوم کے لوگ اُنھین نہ پکڑ لین اور رسوا نہ کر ڈالین لوط کی قوم والون نے اُنسے کہدیا تھا کہ وہ اپنے گھر کسی کو مہمان نہ رکھین حضرت لوط انھین جا کر لائے اور بجز لوط کے گھر والون کے اور کسی نے اِس حال کو نہ جانا۔

حضرت لوط کی قوم کا فرشتے کی جستجو مین انکے پاس آنا۔ پھر لوط کی بی بی نکلی اور اپنی قوم سے جا کر اِس امر کی خبر دی اور اُنسے کہا کہ ہمارے یہان کچھ لوگ آتے ہین اور ایسے خوبصورت اور ایسے خوشبو والے لوگ مین نے کبھی نہین دیکھے فَجَاءَهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ وَمِن قَبْلُ

كَانُوا يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ قَالَ يٰقَوْمِ اتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ أَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ
پس منکر ان کے پاس دوڑتے ہوے آئے حضرت لوط نے انسے کہا لوگون خدا سے ڈرو
میرے مہانون سے ایسے کام نکرو کہ مجھے ندامت ہو کیا تم مین کوئی بھلا آدمی نہین ہی اور کہا بھائیو
یہ میری بیٹیان ہین۔ انسے جو چاہو سو کرو۔ یہ تمہارے لیے حلال اور پاکیزہ تر ہین پھر
انھین منع کیا اور انسے روکا قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِيْ بَنَاتِكَ مِنْ حَقٍّ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ وَنَ
أَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعَالَمِيْنَ وہ بولے کہ تم جانتے ہو ہمین تمہاری بیٹیون سے کچھ
سروکار نہین ہی اور ہمارے ارادے بخوبی تمھین معلوم ہین کیا ہمنے تمھین دنیا جہان کے لوگون
کے بلانیکو منع نہین کیا تھا پھر جب انھون نے حضرت لوط کی نصیحت نہ مانی تو انھون نے کہا
لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ کاش مجھے تمہارے مقابلہ کی طاقت ہوتی
یا مین کسی زبردست آسرے کا سہارا پکڑتا تو مین اپنے دل کا ارادہ پورا کرتا یعنی اگر کوئی میرا
مددگار ہوتا یا میرا کوئی بڑا خاندان ہوتا تو تمسے وہ مجھے بچا لیتا جب یہ بات حضرت لوط نے
کہی تو یہ بھیجے ہوے حضرت لوط کی حالت دیکھکر گھبرائے اور بولے اِنَّ رُكْنَكَ لَشَدِيْدٌ تیرا
سہارا تو بڑا زبردست ہی اور اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا پیدا نہین کیا کہ قوم کیطرف سے اسے
ثروت اور خاندان کیطرف سے اُسے قوت نہ دی ہو۔ **حضرت لوط کی قوم کی تباہی**۔ اور حضرت لوط
نے دروازہ بند کر لیا تھا انکی قوم والون نے آکر دروازہ بجایا تو حضرت لوط نے دروازہ کھولدیا
پھر وہ لوگ اندر آئے حضرت جبرئیل نے پروردگار سے عذاب کرنیکی اجازت چاہی اور اللہ تعالےٰ
نے اسکی اجازت دیدی اسواسطے جبرئیل نے اپنے بازو کھولے اور اُنکی آنکھین پھوڑ دین جس سے
وہ اندھے ہوکر ایک دوسرے پر گرتے پڑتے نکلے اور پکارنے لگے کہ لوط سے بچو لوط کے گھر مین ایسے جادوگر
لوگ ہین کہ دنیا مین کہین نہونگے اور فرشتے حضرت لوط سے بولے اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ
يَّصِلُوْا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ اللَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّامْضُوْا
حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ ہم تیرے رب کے بھیجے ہوے ہین کچھ خوف نکرو یہ لوگ تیرا کچھ نکر سکین گے

پچھلی رات رہے اپنے اہل کو لیکر چلا جا اور تو اُنکے پیچھے پیچھے چل اور تمسے کوئی پیچھے کو نہ دیکھے اور جہان تمھین حکم ہی وہان چلے جاؤ پھر اللہ تعالی نے انھین ملک شام کو بھیجدیا اور حضرت لوط نے فرشتون سے کہا کہ انھین ابھی ہلاک کر ڈالو کہا کہ صبح کے قبل ہم ایسا نہین کر سکتے۔
کیا صبح قریب نہین ہی جب صبح ہوئی تو حضرت جبرئیل نے اور بعض کہتے ہین کہ میکائیل نے اپنے بازو کو اُنکی مین اور بستیون کے نیچے ڈالا اور اُنھین اتنا اونچا اُٹھا دیا کہ آسمان والون نے اُنکے مرغون کی اذان اور کتون کے بھوکنے کی آوازین سُن لین پھر اُنھین لوٹ دیا اور انکے اوپر کے حصہ کو انکے نیچے کا حصہ کردیا اور اُنپر کھر نجے کے پتھر برسا جسے وہ لوگ جو بستی مین بستے ہلاک کردیے جب حضرت لوط کی عورت نے گرہنڑ کی آواز سنی تو بولی ہائے میری قوم اتنے مین ایک پتھر آکر اُسکے لگا کہ وہ بھی مرگئی اور اللہ تعالی نے حضرت لوط اور اُنکے اہل کو بچا لیا صرف اُنکی عورت نہ بچی ذکر کرتے ہین کہ اُنکے چار لاکھ آدمی تھے اور حضرت ابراہیم اوپر سے انھین دیکھتے تھے اور کہتے تھے کہ سدوم آج تباہ ہی اور حضرت لوط کے پانچ سدوم تھے سدوم صبعہ عمرہ دوما صعوہ اور لدوم ان سب سے بڑا تھا۔

بی بی سارہ کی وفات اور حضرت ابراہیم کی بیبیان اور اولاد

اس امر سے کوئی اہل علم انکار نہین کرتا ہی کہ بی بی سارہ کی وفات شام مین ہوئی ہی اور اسوقت اُنکی عمر ایک سو ستائیس برس کی تھی یہ بھی کہتے ہین کہ وہ اسوقت جبابرہ کے ایک قریہ واقع سرزمین کنعان مین تھین اور بعض نے یہ بھی کہا ہی کہ بی بی ہاجرہ بی بی سارہ کے بعد ایک مدت تک زندہ رہین لیکن صحیح یہی ہی کہ وہ بی بی ہاجرہ کی وفات کے قبل ہی مرگئی تھین جیسا کہ ہمنے حضرت ابراہیم کے مکہ تشریف لیجانے مین بیان کیا ہی جب بی بی سارہ کا انتقال ہوگیا اور حضرت ابراہیم نے اِنکے بعد قطورہ سے نکاح کرلیا جو کنعانیون مین سے ایک شخص یقطن کی بیٹی تھی اِسکے بطن سے بھی حضرت ابراہیم کے چھ بیٹے پیدا ہوے نقشان زمران مدین مدان نشق سرح اِس طرح حضرت ابراہیم کے تمام اولاد حضرت اسمعیل

اور اسحاق کو ملاکر آٹھ ہوے انمین سے حضرت اسمٰعیل سب سے بڑے تھے لیکن بعض نے انکی اولاد کی تعداد مین کچھ اختلاف بھی کیا ہی انمین سے نفشان کی اولاد مین بربر ہین اور مدین کی اولاد مین حضرت شعیب کی قوم مدین والے ہین یہ بھی کہتے ہین حضرت ابراہیمؑ نے قطورا کے بعد ایک اور عورت سے نکاح کر لیا تھا جسکا نام حجوم تھا یہ عورت ایک شخص امیز نام کی بیٹی تھی۔

حضرت ابراہیم کی وفات اور صحیفون کی تعداد جو انپر نازل ہوے تھے

حضرت ابراہیم کی وفات اور ایک اصل کہانی۔ کہتے ہین کہ جب اللہ تعالی نے چاہا کہ حضرت ابراہیم کی روح قبض کرے تو اسنے ملک الموت کو نہایت بوڑھے آدمی کی عمر مین انکے پاس بھیجا حضرت ابراہیم کھانا کھلایا کرتے تھے انھون نے جب دیکھا کہ یہ بوڑھا آدمی دھوپ مین آرہا ہی تو ایک گدھا اسکے پاس بھیجدیا جسپر وہ سوار ہوکر حضرت کے پاس آیا جب آپنے کھانا کھانا شروع کیا تو عجیب طرح سے کھانا کھایا وہ چاہتا تھا کہ لقمہ منھ مین دے مگر کبھی تو وہ آنکھون مین دیتا اور کبھی کانون مین گھسیڑتا تھا بعد اسکے منھ مین دیتا تھا اور جب لقمہ اسکے پیٹ مین جاتا تو اسیوقت اسکے دبر سے نکل جاتا تھا حضرت ابراہیم نے اپنے رب سے دعا کی تھی کہ جبتک مین اپنی موت کی درخواست نہ کرون تب تک مجھے مت مارنا جب حضرت ابراہیم نے یہ حال دیکھا تو اس بڈھے سے پوچھا یہ تو کیا کرتا ہی اسنے کہا ابراہیمؑ مین تو کچھ نہین کرتا میرے بڑھاپے کے سبب سے میری یہ حالت ہو رہی ہی حضرت نے پوچھا کہ تیری کتنی عمر ہی اُسنے اپنی عمر حضرت ابراہیم کی عمر سے دو برس زیادہ بتائی اُسپر حضرت ابراہیمؑ نے کہا دو برس کے بعد مین بھی ایسا ہی ہوجاؤنگا اسلیے اے اللہ تو میری روح اب قبض کرلے یہ سنتے ہی یہ بوڑھا اُٹھا اور انکی روح قبض کرلی اور انکا انتقال ہوگیا اُسوقت وہ سو برس کے تھے بعض نے ۱۷۵ برس بھی انکی عمر بتائی ہی مگر میرے نزدیک یہ ٹھیک نہین معلوم ہوتا ہی۔ کیونکہ یہ ممکن نہین ہی کہ انھون نے اپنے آپ سے دو برس یا اس سے کچھ زیادہ بڑی عمر کا آدمی نہ دیکھا ہو یہ کیسے ہوسکتا ہی کہ جو شخص اتنے دنون دنیا مین رہے اور اسقدر بڑی عمر کا آدمی

اپنے سے بڑا نہ دیکھے مگر یہ روایت اسی طرح آئی ہی علاوہ برین اُنھون نے حضرت نوح کی عمر کا
حال سنا تھا کہ ان کو نہین ایسے ضعف نے نہین ستایا تھا جیسا کہ اس بوڑھے مین انھون نے دیکھا تھا

حضرت ابراہیم کے صحیفہ اور انکے بعض مضامین اور ابراہیم کی ایجادین

حضرت ابوذر نے نبی صلعم سے روایت کی ہی کہ نبی صلعم نے فرمایا ہی کہ اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم پر دس صحیفے نازل کیے تھے وہ کہتے ہین کہ مین نے عرض کیا یارسول اللہ ان صحیفون مین کیا تھا فرمایا کہ وہ سب کے سب امثال یعنے حکیمانہ اقوال تھے جیسے انمین تھا اے شخص آزمایش مین پڑے ہوے مغرور مین نے تجھے اسلیے نہین بھیجا ہی کہ تو دنیا کی چیزین اپنے اوپر جمع کرتا جائے بلکہ اسلیے بھیجا ہی کہ مظلوم کی بددعا مجھ تک نہ آنے دے کیونکہ جب میرے پاس آتی ہی تو مین اسے اگرچہ وہ کافر کی ہی کیون نہو رد نہین کرتا ہون اور انمین اور بھی نصائح ہین چنانچہ انمین سے یہ بھی ہی عاقل کو چاہیے کہ اپنی بڑی عقل پر مغرور نہو جائے اسے چاہیے کہ اپنے اوقات اپنے کامون کے لیے منقسم نہ کرے۔ بلکہ ایک وقت اپنے رب کے مناجات وعبادت مین لگاوے دوسرا وقت اللہ تعالی کی صفت کی تفکر مین گذارے اور ایک وقت مین اپنے نفس کے کامون کا حساب لے اور ایک وقت ایسا رکھے جس مین اپنا کھانا پینا وجہ حلال سے پیدا کرلے اور عقل کو چاہیے کہ تین باتین یعنے زاد راہ آخرت کے تیاری اور معاش دینوی کے درستی اور غیر محرم سے لذت اُٹھانے مین اپنی حفاظت کرتا رہے اور عقل کو چاہیے کہ اپنے زمانہ کے رنگ ڈھنگ کو دیکھے اور وہی کام دل مین لگاوے اور اپنی زبان کی محافظت کرے اور جو شخص کہ اپنے کلام کو اپنے عمل کے ساتھ حساب لگائیگا تو وہ صرف اتنا ہی تھوڑا کہیگا جتنا کہ اسکو ضرور ہی اور حضرت ابراہیم ہی ہین جنھون نے سب سے اول ختنہ کیا اور اُنھون ہی نے سب سے پہلے مہمانی کا دستور نکالا اور سب سے اول پائجامے بنائے اور اسکے سوا اور بھی انکے بہت حالات ہین۔

حضرت اسمعیلؑ ابن ابراہیم کی اولاد کا ذکر

حضرت اسمعیل کی اولاد اور انکی رسالت اور عربون کا انکے اولاد مین ہونا۔ یہ ہم اوپر ذکر کر آئے ہین کہ اسمعیل حرم مین کیون رہے اور انھون نے جرہم کی ایک عورت سے نکاح کیا اور پھر اسے حضرت ابراہیم کے کہے سے طلاق دیدی تھی اسکے بعد انھون نے ایک اور بی بی کر لی جسکا نام سیدہ بنت مضاض البرہمی تھا یہی بی بی تھی جسکی نسبت حضرت ابراہیم نے کہا تھا کہ اپنے شوہر سے کہدینا کہ تمھارے دروازے کی دہلیز سے راضی ہون اسکے پیشتر حضرت اسمعیل کے بارہ بیٹے پیدا ہوئے تھے ثابت۔ قیدار۔ اذیل۔ میشا۔ مسما۔ رما۔ ماش۔ قطورا۔ زر۔ اقافس۔ طمیا۔ قیدمان۔ کہتے ہین کہ حضرت اسمعیل کی عمر ۱۳۷ برس کی ہوئی تھی اور اللہ تعالی نے ثابت اور قیدار کی اولاد مین عرب پیدا کیے اور اللہ تعالی نے حضرت اسمعیل کو حمایق پر اور یمن کے قبائل پر رسول کر کے بھیجا تھا بعض لوگ حضرت اسمعیل کی اولاد کے نامون مین کچھ اختلاف بھی کرتے ہین جب حضرت کی وفات کا وقت قریب آیا تو انھون نے اپنے بھائی حضرت اسحاق کو وصیت کی کہ عیص ابن اسحاق سے میری ایک بیٹی کا نکاح کردینا اور میری مان بی بی ہاجرہ کے پاس حجر مین مجکو دفن کرنا۔

حضرت اسحاق اور انکی اولاد

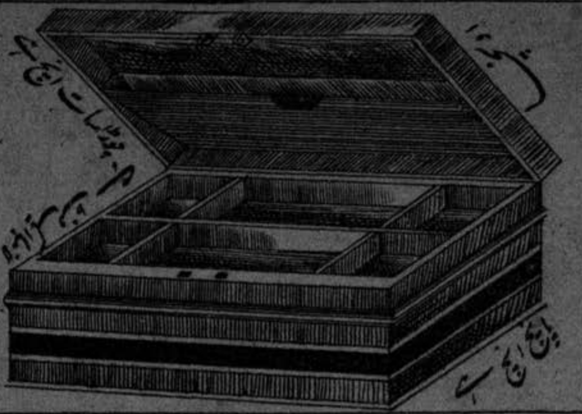
حضرت اسحاق کے بیٹے عیص یعقوب اور یعقوب نبی تھے کہتے ہین کہ حضرت اسحاق نے رفقا بنت تبویل سے نکاح کیا تھا اور اسکے پیٹ سے عیص اور یعقوب توام پیدا ہوے تھے مگر عیص بڑا تھا جب حضرت اسحاق کی اولاد پیدا ہوئی تو انکی عمر اسوقت ۶۰ برس کی تھی پھر عیص ابن اسحاق نے نسمہ اپنے چچا اسمعیل کی بیٹی سے نکاح کیا اسکے پیٹ سے روم بن عیص پیدا ہوا جسکی اولاد مین تمام بنی الاصفر یعنے بادشاہان روم یا روم والے جنھین یونان والے کہنا چاہیئے ہین اور بعض لوگون کا یہ بھی خیال ہی کہ اشبان بھی اسکی اولاد مین ہی اور حضرت یعقوب ابن اسحق نے جنکا لقب اسرائیل ہی اپنے ماموں لیان کی

بنویل کی بیٹی کے ساتھ نکاح کیا تھا اِسکے پیٹ سے روبیل جو حضرت یعقوب کا سب سے
بڑا بیٹا تھا اور شمعون لاوی یہوداز مابون شخر جسے بعض لیسجر بھی کہتے ہین پیدا ہوے پھر لیا مرگئی
اور حضرت یعقوب نے راحیل سے نکاح کر لیا اِسکے بطن سے یوسف اور بنیا مین جسے
عربی مین شداد کہتے ہین پیدا ہوے سوا ے اِنکے دو کنیزون سے چار بیٹے وان نفتا لی
جاد اشد بھی اِنکے تھے اس طرح پر اِنکے سب بارہ بیٹے تھے سری نے بیان کیا ہی کہ حضرت اسحاق
نے ایک لڑکی سے نکاح کیا اور اِس سے دو بچون کا حمل رہا جب وضع حمل کا وقت آیا تو
یعقوب نے چاہا کہ عیص سے پہلے پیٹ سے باہر آئین عیص نے کہا اگر تو مجھ سے پہلے نکلا تو
مین اپنی مان کے پیٹ مین تیرے راستہ مین آجاؤنگا جس سے میری مان مرجائیگی اسواسطے
حضرت یعقوب پیچھے رہگئے اور حضرت یعقوب عیص کے عقب مین نکلے اِسلیے انکا نام
تعقب یعنی یعقوب ہو گیا اور اِنکے بھائی کا نام عصیان کی وجہ سے عیص قرار پایا۔

خاتمۃ الحسن بالخیر

لکھنے پڑھنے والون کے لیے بکار آمد اسٹور بکس

قیمت معہ جملہ ذیل اشیار کے پانچ روپیہ ہے۔



محصول ڈاک [illegible]

نادر کرانڈکم بکس وہ ہے جسکے اوپر رشک اشرفی پیسہ اخبار نے تاریخ ۲۲ فروری ۱۹۰۸ء کو اور معزز پولیس نیوز اخبار نے
...ء کو اپنا بیان ظاہر کیا ہو جنٹلمین اور اس سے بڑھکر اس بکس کی عمدگی کا ثبوت ہم کیا دیکھتے ہین جناب عالی! یہ نایاب
...ن جملہ لکھنے پڑھنے کی ضروری اشیار کا مخزن ہے اگرچہ یہ بکس ہر کس و ناکس کے مفید مطلب ہے مگر بالخصوص اسٹوڈنٹس پلیڈرس
اور مختار، اور ملازمان سرکار، اور ملازمان ریاست کو واسطے لکھنے پڑھنے کے زنبیل عمرو کا کام دیگا اس بکس کی مضبوطی اسکی خوبصورتی
کا صوفیانہ پن آپکو اسوقت معلوم ہوگا جب یہ بکس آپکی خدمت مین پہونچیگا! - یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ولایتی وارنش
اس بکس پر کیا گیا ہے او مین مثل آئینہ کے منھ دیکھ لیجیے اس بکس کی اشیار آپ اپنے علٰحدہ کام مین لائین اور مستورات
زیور رکھین وہ بھی ممکن ہے کہ اسکے اشیار آپ علٰحدہ اپنے کام مین لائین اور اسکو کیش بکس بنائین اسکا قفل ہر چابی سے
نہین کھل سکتا پیتل کا پالش کیا ہوا خوشنما ہنڈل جو اسمین لگا ہے آپکو مسافرت مین بہت آرام دیگا۔ کیون معزز ناظرین ؟
...ک کو اس کار آمد بکس کی کمانتک قدر کرنا چاہیے یہ قابل قدر بکس معہ تیئیس اشیار ذیل کے پانچ روپیہ کو ہم روانہ کرینگے۔

...یل مین لکھے ہوئے اشیار اسٹور بکس کے ہمراہ روانہ ہون گے۔

...شیشہ کی ...	روشنائی رنگ ...	کاغذ چٹھی کا ایک پیکٹ	ہولڈر دو عدد	پنسل کٹ ایک	قلم دو اسٹیل دو عدد	پاکٹ بک ایک	لفافہ سو عدد
...پیپر کلپ ایک	ربڑ سیاہی اٹھانے کا ایک	چاقو جس کی قینچی ایک	منی بیگ ایک	صابون بٹی ایک	قمیص کا بٹن ایک	آئینہ جیبی ایک	سگریٹ کیس ایک
...قراض ایک	ریل سوت ایک	بلاٹنگ پیپر ایک ٹکڑا	ملاقاتی کارڈ ایک درجن	آلپین پیکٹ ایک	سوئی پیکٹ ایک	ایک قلم کی نبھ ...	مہربان من

...یا آپکو دوسرا سوداگر یہ بکس اور یہ اشیار ان داموں کو دیسکتا ہے ہرگز نہین۔ یا آپ خود کلکتہ مین اپنے ہاتھ سے
پانچ روپیہ مین بکس اور اشیار خرید کر فراہم کر سکتے ہین ہرگز نہین اب بھی پسند نہو تو تعجب ہے،

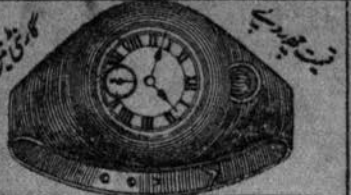
...جناب کا سچا خادم - ایس - اے - بی [illegible] - ہنڈ کو - کوٹھی نمبر ۱۲ املا لیڈے اسٹریٹ کلکتہ

سوتونکو جگانیوالا الارم ٹایم پیس



جیسے کوئی طالبعلم ہو یا تاجر جاکم وقت ہو یا ملازم نمازی ہو یا پوجاری - اور ان کے علاوہ جو شخص ہو اگر وہ وقت کا پابند ہے تو ضرور اوسکو ایسے ایک خادم رکھنا پڑیگا کہ ہمکو فلان وقت پر تم جگا دینا یا فلان وقت فلان کام یاد دلا دینا پر اس کام کیلیے آپکو پانچ روپیہ ماہوار کا نوکر ضرور رکھنا پڑیگا - اگر آپ کی طرح آپکا نوکر بھی سو جائے یا آپکو وقت پر آپکا کام یاد دلانا وہ بھی آپکی طرح فراموش کرجائے تو گویا علاوہ ماہوار تنخواہ کے آپکا رکھنا ہی فضول ہوگیا اسلئے میں آپکو رائے دیتا ہوں کہ آپ ایک الارم ٹایم پیس منگا لیجئے اور فوراً بلکہ جلدی اور بہت جلدی اپنے ایسے غفلت شعار نوکر کو جواب دیجیے - اسکی الارم والی سوئی کو آپ جس گھنٹے یا جس منٹ کے مارک پر کر دیجیے گا ٹھیک اوسی وقت آپکو یہ الارم ٹایم پیس جگا دیگا - آپ چاہے اسکو طاق پر رکھ دیجیے تب بھی یہ ملازم آپکو جگا دیگا - آپ خیال کیجیے یہ الارم ٹایم پیس ہے کتنے کا صرف دو روپے آٹھ آنے کا - اوسپر آپ کی یہ نوکری کتنے دن دیگا برسون تک اگر جاری رہیگی وفاداری دو سال تک ہی نہیں بلکہ پھر خوبصورت ایسا ہے مضبوط ہے سچا بیدار رہنے والا اور یاد دلانے والا ہے آپکے خوشامدی ملازم سے آپکو جگانیوالا ہے - گارنٹی دو سال

نہایت مضبوط اور سستی چاندی کی رسٹ واچ



اگر اب بھی آپ رسٹ واچ خرید کر اپنے قیمتی وقت کو نہ بچاوین تو تعجب ہے یہ گھڑی نہایت مضبوط اور خوبصورت ہے جب چاہے کلائی پر باندھیے چاہے کلائی بند میں سے نکالکر جیب میں رکھیے سائز بھی چھوٹا یعنی انگھی سے برابر ہے قیمت بھی ارزان کردی ہے جائے نو روپیہ کے چھ روپے گارنٹی کا دستخطی پرچہ ہمراہ گھڑی روانہ ہوگا۔

اگر آپ نقل سلور کیس کی منگایئے گا تو معہ تسمہ کلائی پانچ روپیہ کو روانہ ہوگی ۔

تازہ شہادت

لعل چند صاحب نائب کیسرج اکنزامنر مقام پٹیالہ سے تحریر فرماتے ہین کہ عرصہ ہوا ایک عدد رسٹ واچ آپکے کارخانہ سے منگائی تھی جو آج تک ٹھیک وقت دیتی ہے لہذا ایک عدد اور روانہ فرمایئے

نہایت مضبوط تخشی لیور واچ



اس گھڑی کا نام نہایت سچا اور پرزے نہایت مضبوط ہین اور سپر طرہ یہ کہ لیور ہے ٹایم بارہ گھنٹہ دیکھنے ہین جس روپیہ کی معلوم ہوتی ہے محصول پارسل وغیرہ آپکو کچھ مطلب نہین صرف دو روپیہ بارہ آنہ ڈاک خرچ کو دیکر گھڑی لیکا پارسل معہ چین وصول کرلیجیے ! چھ گھڑی کے خریدار کو ایک گھڑی مفت ہے -

تخشی لیور واچ کی چند تازہ شہادتین

مسرور احمد منگو صاحب فرید کوٹ سے تحریر فرماتے ہین کہ لیور واچ جو کہ پیشتر آپسے منگائی تھی بہت عمدہ نکلی اور ابتک برابر چل رہی ہے برابر مہربانی ویسی ہی لیور واچ ایک عدد اور ارسال کرین - ۲۵ مئی ۱۹۰۵ء

جمال احمد صاحب چھپرہ سے تحریر فرماتے ہین کہ دو عدد لیور واچ آپکے کارخانہ کی بھیجی تھی جو بہت ... لہذا پھر تکلیف دیتا ہون ... ایک عدد ... لیور واچ دیکھتے ہی ... کے روانہ فرما ... جون ۱۹۰۵ء

شیخ علی حسین صاحب ضلع مراد آباد سے تحریر فرماتے ہین کہ لیور واچ جو آپکے کارخانہ سے منگائی تھی بہت ٹھیک وقت دیتی ہے لہذا ایک عدد اور روانہ ہو - ۲۵ جولائی ...

آٹھ روز مین چابی لینیوالی چاندی کی جیبی گھڑی



یہ گھڑی لیور ہے اور تعجب انگیز بات اس مین یہ ہے کہ باوجود جیبی گھڑی ہونیکے ایک ہفتہ کے بعد چابی دیگی کیس اس گھڑی کا چاندی کا ہی ہے اور سکنڈ کا چھوٹا ڈائل کو اندر رقص کرتا ہوا ایسا خوشنما معلوم ہوتا ہے کہ دیکھا ہی کریں بس اس گھڑی کو داد خرید لو اور یہ آپ کے کام آئے - گارنٹی پندرہ برس - نہایت عمدہ ... کیس قیمت صرف ... روپیہ ... دس روپے ۔

جناب کا سچا خادم امین ... بی تخشی اینڈ کو - نمبر ۱۲ - ہالیڈے اسٹریٹ کلکتہ